شراب اور منشیات

تعلیمات اسلام کی روشنی میں

مولف

مفتی شرف الدین عظیم قاسمی شیخوپوری

ناشر

محمد احمد عرف (بابو بھائی) انصار احمد خاں

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ

شراب اور منشیات

تعلیمات اسلام کی روشنی میں

مؤلف
مفتی شرف الدین عظیم قاسمی شیخوپوری

ناشر
محمد احمد عرف (بابو بھائی) انصار احمد خاں
سمیر ریسٹورنٹ، روڈ نمبر 6 شیواجی نگر گوونڈی، ممبئی (مہاراشٹر)
MOB:9320485494

تفصیلات

نام کتاب	:	شراب اور منشیات تعلیمات اسلام کی روشنی میں
مؤلف	:	مفتی شرف الدین قاسمی شیخوپوری
تصحیح ونظر ثانی		حضرت مولانا ضیاء الحق خیرآبادی مدظلہ
صفحات	:	80
طبع اول	:	۲۰۱۵ء
ناشر	:	محمد احمد عرف (بابو بھائی) انصار احمد خاں
قیمت	:	60/=RS

ملنے کے پتے

☆ فرید بک ڈپو پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی ۲
☆ کتب خانہ نعیمیہ دیوبند
☆ مکتبہ ضیاء الکتب، مدرسہ سراج العلوم چھپرہ ضلع مئو 9235327576
☆ مکتبہ التفہیم صدر چوک مئوناتھ بھنجن 9236761926
☆ حافظ نجم الدین صاحب، شیخوپور ضلع اعظم گڈھ 9918840254
☆ مکتبہ دارارقم، اسلام آباد (ڈکہا) جون پور 9554983430
☆ جامع انوار، روڈ نمبر 5 شیواجی نگر گوونڈی، ممبئی 8767438283
☆ سمیر ریسٹورنٹ، روڈ نمبر 6 شیواجی نگر گوونڈی، ممبئی 9320485494

انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو

از ہر ہند **دارالعلوم** دیو بند

کی طرف منسوب کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہوں

جس کی علمی وروحانی آغوش میں صحیح علم وفکر سے آشنائی حاصل ہوئی۔

اور

اپنے ان عظیم والدین کے نام

جن کے دلوں میں میری کامرانیوں کی شمع آرزو

سدا فروزاں رہتی ہے۔

فہرست مضامین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زباں میں

اسلامی شریعت کی نگاہ میں انسان کا وجود اور اس کی زندگی ربِ کائنات کی ایک عظیم امانت ہے، اس امانت کی حفاظت صرف اس لئے ضروری نہیں ہے کہ انسانی فطرت اس کا تقاضا کرتی ہے، بلکہ اس لئے بھی لازم ہے کہ اس سے انحراف درحقیقت امانت میں خیانت اور نعمتِ خداوندی کی ناقدری ہے، اسی لئے اسلام نے اشیائے خوردونوش میں سے بعض چیزوں کو حرام قرار دے کر اس کے استعمال پر سختی سے پابندی عائد کی ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں سزائیں نافذ کی ہیں، جیسے شراب ودیگر نشہ آور اشیاء یعنی افیون، گانجا، کوکین اور ہیروئن وغیرہ کہ یہ اشیاء مسکرہ معاشرے پر اس طرح اثر انداز ہوتی ہیں کہ اس کا پورا اجتماعی نظام مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے، انفرادی اعتبار سے نشہ کے عادی مجرمین کے ذریعہ اخلاقی حدود کی پامالی، فکر وشعور میں کمی، خاندانی نظام کی تباہی، معاشی واقتصادی بربادی، ایمان وعقائد جیسے قیمتی اثاثے سے دوری ومحرومی، نفرت وعداوت کی گرم بازاری، عبادت وبندگی سے بیزاری اور رحمت الٰہی سے دوری اور ان جیسے نہ جانے کتنے ان گنت نقصانات ہوتے ہیں اور اور جس کی وجہ سے معاشرہ بالکل تہ وبالا ہو کر رہ جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے محسنِ کائنات فخر دوعالم ﷺ نے شراب ومنشیات کو تمام جرائم اور برائیوں کا منبع اور سرچشمہ قرار دیا ہے اور اس کی خباثتوں اور شناعتوں کو واضح کر کے دلوں کے اندر ان سے نفرت واجتناب کا جذبہ پیدا کیا ہے، روحانی واخلاقی، جسمانی ومعاشرتی ہر سطح پر ان کی مضرتوں کو آشکارا کر کے ان کے استعمال کی سخت ممانعت کی اور اگر اس کے

باوجود کسی نے اس کا ارتکاب کیا تو اس پر ایسی کڑی سزائیں مقرر کیں، جس کی مثال دنیا کے کسی دوسرے مذاہب اور قانون و دستور میں نہیں ملتی۔

یہ فخر اور خصوصیت صرف اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے اپنے متبعین کیلئے تمام مراحل حیات میں تمام اشیاءِ مسکرہ کو نہ صرف حرام وممنوع قرار دیا ہے بلکہ اس پر عبرت خیز سزاؤں کا اعلان کر کے دنیائے انسانیت کو امن وامان اور عافیت وسلامتی کا لازوال پیغام بھی دیا ہے، اس کے برخلاف حیاتِ انسانی کے اس پہلو سے متعلق دیگر مذاہب کی محرف تعلیمات کے حوالے سے مجرمانہ خاموشی ہی نہیں بلکہ مذہبی مجالس کے مخصوص اوقات میں بھی اس عملِ مے نوشی کو تقدیس کا درجہ حاصل ہے، یہی وجہ ہے کہ معاشرے میں وبائی امراض کی طرح پھیلے ہوئے دلخراش جرائم کے سدباب کیلئے تمام تر جدید آلات ووسائل کے باوجود ہر زمانے میں مغرب کی تمام تدبیریں ناکام ونامراد اور انسداد مے نوشی کے سارے قوانین واعلامیے پانی کے بلبلے کی طرح بے اثر ثابت ہوئے، اور اصولی اعتبار سے ایسا ہونا بھی چاہئے تھا کہ میکشی مغربی تہذیب وتمدن ہی کا نہیں بلکہ اس کے مذہب کا بھی حصہ ہے۔

تعجب خیز اور تشویشناک امر یہ ہے کہ امت مسلمہ اس بات کے باوجود کہ وہ ایک جامع اصول اور آفاقی دستورِ حیات رکھتی ہے اس قدر برق رفتاری اور سرعت کے ساتھ مغرب کی طرف بھاگ رہی ہے گویا اس کے نقش قدم کی پیروی اور اس کی اتباع وتقلید میں ہی فلاح وکامیابی کا راز مضمر ہے۔ المیہ یہ ہے کہ مذہب اسلام کے دعویدار خود اسلامی روش کو ٹھکرا کر اسلام دشمن جماعتوں کی تہذیب اختیار کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں، ایک طرف فرقہ پرست اور اسلام دشمن طاقتیں عالمی پیمانے پر نت نئی سازشوں کے ذریعے مسلمانانِ عالم کے دینی وتہذیبی ورثے پر حملہ آور ہیں تو دوسری طرف خود قوم مسلم کی نوجوان نسل شراب نوشی اور دیگر مروجہ اشیائے مسکرہ کا بے تحاشا استعمال کر کے طرح طرح کے غیر انسانی وحیا سوز جرائم میں ملوث ہے۔ فکر آخرت سے لاپرواہی وغفلت، مکروفریب، کذب وافتراء،

ظلم وزیادتی، لوٹ مار قتل وغارت گری، فحاشی وبے حیائی کون سی برائی ہے جو مسلم معاشرے میں نہیں پائی جاتی ہے، خود ہندوستان کے اقتصادی مرکز عروس البلاد یعنی ممبئی کی کربناک صورت حال یہ ہے کہ عام مخلوط علاقوں کی بہ نسبت مسلم محلوں اور خطوں میں شراب ومنشیات کے مریضوں کی تعداد خطرناک حد تک زیادہ ہے، نتیجۃً ان علاقوں میں جرائم کی اور برائیوں کی کثرت وزیادتی کی وجہ سے فتنہ وفساد کا ظہور کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں رہا۔

نوجوانانِ قومِ مسلم کے تیزی سے اشیائے مسکرہ کی طرف بڑھتے رجحانات اور معاشرے پر پڑنے والے اس کے بھیانک اثرات ونتائج ہی میری اس تحریر کا محرک اور سبب ہیں۔ ابتداء تحریر میں اس موضوع کا خاکہ ایک مختصر مضمون سے زیادہ نہیں تھا لیکن دورانِ تحریر یہ محسوس ہوا کہ یہ موضوع تو خاصا تفصیل طلب ہے، جس میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مے نوشی وادویۂ منشیات کی حقیقت وحیثیت، اس کی حرمت وقباحت، اخلاقی ومعاشی نقطۂ نظر سے اس کی تباہ کاریاں، روحانی وجسمانی لحاظ سے اس کے مضر اثرات، اور امریکہ ومغربی ممالک کے احوال کا تفصیل سے جائزہ لیا جائے۔ ہر چند کہ اس موضوع پر قلم اٹھانے کیلئے جس قدر وسعت مطالعہ اور علمی گہرائی وگیرائی اور علم کے بحر ناپیدا کنار سے گوہر آبدار کا انتخاب اور حسن ترتیب کیلئے سلیقہ وہنر درکار ہے میرا دامن اس سے یکسر خالی ہے، تاہم تباہ حال معاشرے کی سنگینی اور جرائم میں مسلسل اضافے کی نشاندہی کیلئے چند احباب کے اصرار پر مجبور ہوا کہ اس موضوع پر خامہ فرسائی کروں، مالک کون ومکان کی مدد اور نصرت کے سہارے اس وادی میں اس خیال سے اتر پڑا کہ رسولِ اکرم ﷺ کے جو ارشادات وفرمودات اس عنوان سے متعلق امہات الکتب میں بکھرے ہوئے ہیں کتابی شکل میں یکجا ہونے کے بعد ان سے استفادہ کرنا آسان ہوجائے گا، چنانچہ میں نے اس بات کی پوری کوشش کی ہے کہ اس سلسلے میں اسلام کا تصور، اس کی تعلیمات مکمل وضاحت کے ساتھ قارئین کے سامنے آجائیں، بالخصوص نوجوان طبقہ ہر پہلو سے ان کے نقصانات سے باخبر اور آگاہ ہوجائے۔

راقم الحروف چونکہ اس راہ کا نیا مسافر ہے، اور علمی کم مائیگی اس پر مستزاد! یوں بھی انسان تو خطاونسیان سے مرکب ہے ہی، لہٰذا زیرِنظر کتاب میں جو بھی خوبیاں نظر آئیں وہ محض معبودِ حقیقی کا فضل اور اس کی عنایات ہیں اور تمام ممکنہ خامیاں میری کم علمی کا نتیجہ! تاہم یہ امر میرے لئے مایۂ فخر وسکونِ قلب کا باعث ہے کہ تاریخ وادب کے حوالے سے ایک ممتاز علمی شخصیت ، استاذ محترم حضرت مولانا ضیاء الحق صاحب خیرآبادی مدیرِ مجلّہ سراج الاسلام چھپرہ (مئو) وسابق مدیر ماہنامہ ضیاءالاسلام شیخو پور نے اس رسالہ پر نظرِ ثانی فرما کر اور اصلاح وتصحیح کے ذریعہ اس کی اہمیت کو دوچند کر دیا ہے، ربِ کائنات استاذ گرامی کا سایۂ عاطفت وفیوض علمیہ کو قائم ودائم رکھے اور اپنے شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے نیز میں ممنون ومشکور ہوں اپنے محسن ومشفق کرم فرما وصدر العلماء حضرت مولانا مستقیم احسن صاحب اعظمی صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر کا کہ حضرت نے اپنے قیمتی اوقات کو قربان کر کے تمام مصروفیات کے باوجود اس رسالے پر توجہ کی اور گراں قدر تحریر کے ذریعہ اس کتاب کو استناد عطا کیا ، اللہ سبحانہ وتقدس حضرت والا کا سایۂ عاطفت وعافیت دراز فرمائے ۔ میں حد درجہ شکر گزار ہوں حضرت مولانا مفتی محمد راشد صاحب اعظمی استاذ دارالعلوم دیوبند کا کہ انھوں نے اپنے کلمات طیبات سے اس رسالے کو رونق بخشی فجزاہ اللّٰہ احسن الجزا

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے محسن وکرم فرما استاذ گرامی حضرت مولانا مفتی صہیب احمد صاحب استاذ تفسیر جامعہ حسینیہ لال دروازہ جون پور کا ذکرِ خیر نہ کروں جن کی محبت وشفقت ہمیشہ شامل حال رہی ، حضرت نے اپنے گراں قدر کلماتِ عالیہ سے اس کتاب کی قدر ومنزلت میں اضافہ فرمایا خداوند قدوس آپ کو صحت وعافیت نیز تمام آفات سے حفاظت فرمائے ۔ یہاں اس حقیقت کا اظہار بھی ضروری ہے کہ یہ تحریر جو آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ میرے محبِّ گرامی وقدرداں ،علم نواز وعلم دوست جناب محمد احمد عرف بابو بھائی اور عزیز گرامی محمد انصار خاں کی کوششوں کا نتیجہ ہے، ورنہ طباعت کی دشوار گزار منزلوں کو طے کرنا میرے بس سے باہر تھا،ارحم الراحمین دونوں جہان میں انھیں کامیابیوں

وکامرانیوں کی سوغات سے سرخرو فرمائے۔

احباب ومخلصین میں ان کا تذکرہ بھی ضروری ہے جن کی بروقت رہنمائیوں اور مفید مشوروں کی بدولت یہ کتاب خوب سے خوب تر کی شکل میں سامنے آسکی ہے، بالخصوص مولانا محمد خالد صاحب قاسمی استاذ مدرسہ دینیہ اشاعت العلوم، کوٹیلہ اور مولانا اسید احمد صاحب قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء کرلا زون ممبئی کہ اول الذکر نے طباعت کے مرحلوں کو اپنی رہنمائی سے بہت ہی آسان کر دیا، اللہ تعالیٰ انھیں اور تمام معاونین وکرم فرماؤں کو اپنے رحمت خاصہ سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین یارب العالمین

اخیر میں بارگاہ رب العالمین میں دست بدعا ہوں کہ مولائے کریم میری اس حقیر کاوش کو خالص اپنی ذات کیلئے قبول فرمائے اور میرے لئے اور میرے والدین وجد امجد کیلئے دونوں جہان میں سعادت وفلاح کا ذریعہ بنائے۔

خاکپائے اسلاف دیوبند
شرف الدین عظیم قاسمی شیخوپوری
مقیم حال انوار مسجد گوونڈی، ممبئی
۱۴/جنوری ۲۰۱۵ء یوم الاربعاء

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقَدِّمَۃ

نازشِ جہانِ ادب ومؤرخِ بالغ نظر

استاذ محترم حضرت مولانا ضیاء الحق صاحب خیرآبادی

مدیر مجلّہ سراج الاسلام واستاذ مدرسہ سراج العلوم، چھپرہ، ضلع مئو (یوپی)

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد

وآلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد!

انسانی زندگی اور معاشرہ کیلئے شراب اور منشیات کی تباہ کاریاں کسی بھی صاحب نظر سے مخفی اور پوشیدہ نہیں ہیں، قرآن تو اس کو رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَان قرار دیتا ہے، کہ یہ انتہائی گندی شے، شیطان کا جال ہے، اور اس کی خرابیوں کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اس کے ذریعہ شیطان باہمی نفرت وعداوت اور بغض وحسد پیدا کرادیتا ہے۔ چنانچہ اس کی تباہ کاریاں اور ہلاکت خیزیاں اتنی خطرناک اور دوررس ہوتی ہیں کہ اس کے اثرات آنے والی نسلوں پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔

انسان کو اللہ نے عقل وشعور اور فراست ودانائی کی دولت عطا کرکے اس کے سر پر اشرف المخلوقات کا تاج رکھا، عقل وشعور ہی ایسی شے ہے جس کی وجہ سے انسان کو دوسری مخلوقات پر فوقیت حاصل ہے، ایک اشرف المخلوقات کی کرامت وشرافت کا اصل معیار اس کی عقل وفہم کا صحیح سالم ہونا ہے، جبکہ شراب ومنشیات کا پہلا حملہ ذہن وعقل ہی پر ہوتا ہے اور

وہ انسان کو حیوانوں کی صف میں لا کھڑا کرتی ہے، اسی لئے اسلام نے اس کو انسانیت کے زوال سے تعبیر کیا ہے، اور اسے حرام وممنوع قرار دیا ہے۔

اسلام سے قبل شراب عربوں کی گھٹی میں پڑی تھی، اور ان کے رگ وپے میں خون کی طرح گردش کرتی تھی، ان کی کسی محفل اور مجلس کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ وہ شراب سے خالی ہوسکتی ہے، یہ ایسی لت بن جاتی ہے جس سے نجات کی تمام تدبیریں اکثر ناکام ہوجاتی ہیں، یہ اسلام کا کرشمہ اور اس نبی امی ﷺ کا معجزہ اور زبردست اصلاحی کوشش تھی کہ عرب جیسی شراب کی عادی قوم کو اللہ کے خوف، آخرت کی جواب دہی، قیامت کے مواخذہ اور حساب وکتاب کے احساس کے تحت شراب ومنشیات سے متنفر کرنے اور اس کے نقصانات اور تباہ کاریوں کے ادراک کا اہل بنادیا، یہاں تک کہ جب حرمت کی آیت نازل ہوئی تو وہی عرب بے ساختہ پکار اٹھے انتھینا انتھینا ۔ اور تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اس حکم کے نازل ہونے کے بعد مدینہ منورہ کی گلیوں میں شراب اس طرح بہ رہی تھی جیسے بارش کا پانی بہتا ہے۔

دوسری طرف مغربی تہذیب..... جس کی اساس خالص ابلیسی وافکار واعمال اور مذہب بیزاری پر مبنی ہے....... نے تو اسے ترقی اور روشن خیالی قرار دے کر اختیار کیا، اور اسے عزت وشرافت کا شعار تسلیم کیا اور ہر سطح پر اس کو عام کرنے کی کوشش کی، لیکن جب یہی عمومیت ان کے لئے وبال جان بن گئی تو انھوں نے بھی اس کے مضرات اور نقصانات کو تسلیم کیا اور اس کی روک تھام کیلئے بین الاقوامی سطح پر بیداری مہم اور تحریکیں چلائیں، اس لعنت سے اپنی قوم ومعاشرہ کو بچانے کیلئے سیمینار، کانفرنس اور دوسرے پروگرام کا انعقاد کیا، اور اس کیلئے صحت عامہ کے ادارے ہمہ وقت سرگرم عمل رہتے ہیں، لیکن ؎

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

وجہ اس کی یہ ہے کہ منشیات کی تباہ کاری کو ہر فرد اور ہر قوم تسلیم کرتی ہے بلکہ اس کے بڑھتے، پھیلتے اثرات کو روکنے کی باتیں بھی کرتی ہیں مگر شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء کی

پیداوار اور اس کا فروغ بھی سرکاری سطح پر ہو رہا ہے، باقاعدہ اس کے فروغ کیلئے آب کاری کا محکمہ قائم ہے، تو ظاہر ہے کہ یہ وبا کیونکر ختم ہوگی، اسلام دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جس نے قول وعمل دونوں کے ذریعہ اس کی روک تھام کی، اور اس پر قابو بھی پایا، اس لئے دنیا شراب ومنشیات سے اگر واقعی نجات چاہتی ہے تو اس کے سامنے صرف ایک علاج ہے، کہ وہ اسلام کے اصولوں کو اختیار کرے، اس کیلئے کوئی دوسری راہ نہیں ہے۔

میرے عزیز شاگرد مولانا مفتی شرف الدین عظیم قاسمی شیخوپوری نے اپنی کتاب ''شراب ومنشیات: تعلیمات کی اسلام کی روشنی میں'' میں دورِ جاہلیت اور عصر حاضر کے حالات کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے اور شراب کے استعمال اور اس کے مضرات ونقصانات پر مفصل کلام کر کے اسلام کی حیات آفریں تعلیمات، انسانی فطرت سے ہم آہنگ قوانین اور شراب کی لعنت سے انسانیت کو آزاد کرنے میں بے مثال کامیابی کو اتنے جامع اور مدلل انداز میں بیان کیا ہے کہ اس کا ہر پہلو سامنے آجاتا ہے۔ موصوف ممبئی میں امامت وخطابت کی راہ سے دین کی گراں قدر خدمات انجام دے رہیں، انھوں نے ممبئی کے مسلم معاشرے میں نوجوانوں کے اندر شراب ومنشیات کی بڑھتی ہوئی لعنت کو دیکھا اور معاشرہ پر اس کے مضر اثرات کو ان کے حساس دل نے محسوس کیا تو بے ساختہ ان کے قلم کی نوک سے یہ سطریں ٹپک پڑیں۔ انھوں نے از راہِ سعادت ورشتۂ تلمذ کی بنا پر یہ تحریر میرے پاس بھیجی کہ میں اس پر نظر ثانی کر کے اس کے نوک پلک درست کر دوں، اور ایک مقدمہ بھی لکھ دوں، میں اپنے کو اس حیثیت کا آدمی نہیں سمجھتا کہ کسی کی کتاب کی اصلاح کروں اور اس پر مقدمہ لکھوں، بلکہ حقیقت یہ ہے میں کسی بھی حیثیت کا آدمی نہیں ہوں میں تو اپنی ذات میں نارسائیوں کی پوٹ ہوں، لیکن مجھے نسبت حاصل ہے ایسی شخصیت سے جو ایک عرصہ تک آسمانِ علم وفضل پر آفتاب وماہتاب بن کر چمکتی رہی اور اہل زمانہ اس کی تحریر وتقریر، تعلیم وتدریس اور بے مثال تربیت کے ہمیشہ معترف رہے، جس کی قوتِ کار کا یہ عالم تھا کہ جہاں بیٹھ گئے علم وفضل کا ایک چمن آباد ہو گیا، اور وہاں سے ایک سے ایک جوہر قابل نکلے،

اور جن اداروں میں پہونچ گئے اسے قعرِ گمنامی سے نکال کر شہرت وترقی کے بامِ عروج پر پہونچادیا یعنی استاذی واستاذ العلماء حضرت مولانا اعجاز احمد صاحب اعظمی نور اللہ مرقدہ کی ذات گرامی، اسی نسبت کی برکت سے لوگ مجھے بھی صاحب علم سمجھ کر کچھ لکھنے کی فرمائش کر دیتے ہیں، اگر حضرت مولانا حیات ہوتے تو یقیناً وہ اس موضوع کے شایانِ شان مقدمہ تحریر فرماتے۔

عزیز موصوف کی یہ کاوش قابل تحسین اور قابل تعریف ہے، جس پر میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں، چونکہ موصوف کو زمانہ طالب علمی سے لکھنے کا ذوق ہے اور ان کی تحریر مختلف رسالوں میں شائع ہوتی رہتی ہے اس لئے قارئین اس میں اعتماد کی پختگی اور طرز ادا کی دلنشینی کو محسوس کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول عام کی دولت سے بہرہ ورفرمائے اور اسے مسلم معاشرہ اور مسلم نوجوانوں کی اصلاح وتربیت کا ذریعہ بنائے، اور اس کے مصنف، ناشر اور معاونین سب کو اجر وثواب سے نوازے۔ آمین

ضیاء الحق خیرآبادی
مدیر مجلّہ سراج الاسلام
استاد مدرسہ سراج العلوم، سراج نگر، چھپرہ ضلع مئو یوپی
۵/ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۶/جنوری ۲۰۱۵ء دوشنبہ

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمات بابرکات

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین وعلیٰ آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین ومن تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین امابعد!

قدوۃ العلماء پاسبان قوم وملت

حضرت مولانا مستقیم احسن صاحب اعظمی صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر

اللہ رب العزت نے کائنات عالم میں حضرت انسان کو بہت سی مخلوقات کے مقابلہ میں کمزور اور ناتواں ہونے کے باوجود سب سے اعلیٰ وارفع مقام پر فائز فرمایا ہے، کیونکہ جس بارِ امانت کو اٹھانے کے لئے آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں جیسے دیو ہیکل اجسام واجرام کی حامل مخلوقات نے عجز ودر ماندگی ظاہر کی اس گراں امانت کا بوجھ انسان نے اپنے کندھے پر اٹھالیا، اوراس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے عقل وشعور اور دماغی صلاحیت کی نعمت سے بہرہ ور ہوا، اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انسانی وجود میں ہوش وحواس اور عقل وخرد کو کس قدر اہمیت حاصل ہے۔ ام الخبائث شراب اوراس کے قبیل کے دوسرے مسکرات اور منشیات انسان کے عقل وشعور کو ماؤف اور معطل کردیتے ہیں، اوران کے استعمال کے بعد یہی انسان جو اشرف المخلوقات کے لقب سے پکارا گیا ہے جانوروں اور کیڑوں مکوڑوں سے بھی زیادہ بے حیثیت اور ناقابل وقعت بن جاتا ہے۔

زیرنظر رسالہ میں مذہب اسلام کے نقطۂ نظر سے مسکرات ومنشیات کی حرمت کو بیان کیا گیا ہے، اوراسی کے ساتھ انسانی معاشرہ پراس کے جو خطرناک جسمانی اوراخلاقی

اثرات مرتب ہوتے ہیں اس کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ رسالہ کے مولف عزیزم مولوی شرف الدین عظیم قاسمی الاعظمی سلّمہٗ نے نہایت سلیقہ کے ساتھ قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کے حوالہ سے شراب اوراس کے متنوع اقسام کی خرابیوں کو اجاگر کیا ہے۔ میں نے جستہ جستہ اس رسالہ پر نظر ڈالی ہے، اپنی عدیم الفرصتی کی بنا پر اس کا بالاستیعاب مطالعہ نہ کرسکا، عزیز موصوف کا طریقۂ تحریر معقولاتی اور مدلل ہے اور انداز بیاں دلکش اور رواں ہے اور جذبۂ اصلاح ہر سطر سے عیاں ہے۔ اللھم زد فزد

اس وقت ملک کے نوجوانوں میں اور خاص طور سے مسلم محلوں اور علاقوں میں طرح طرح کی منشیات تیزی کے ساتھ فروغ پارہی ہیں، انشاء اللہ یہ رسالہ اس وبا کے ازالہ میں معاون ثابت ہوگا، ان دنوں ملک کی تمام تنظیمیں، ادارے اور ذمہ دار اشخاص منشیات کی بلاء سے نبرد آزما ہیں۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر بھی اس سلسلے میں کوشش میں لگی ہوئی ہے، اس ماحول میں اس دینی وعلمی رسالہ کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہونچانے کی اشد ضرورت ہے۔

عزیز مولف ایک ایسے خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں جس میں کئی پشتوں سے دینی تعلیم کی نشرواشاعت اور اصلاح معاشرہ کی خدمت کا فریضہ انجام پارہا ہے، ان کے پردادا حافظ محمد اسماعیلؒ مدرسہ شیخ الاسلام شیخوپور کے مؤسس ہیں اور ان کے دادا قاری محمد عظیم نور اللہ مرقدہ نے مدۃ العمر تعلیم قرآن کا مشغلہ رکھا، خاکسار کو بھی ان سے شرف تلمذ حاصل ہے، اور یہی نہیں بلکہ ہماری پوری بستی اور ہمارے آل واولاد کو دینی تعلیم وتربیت کے فیضان کا سلسلہ انہی کی ذات سے اُستوار ہوا۔

اللہ سے دعا ہے کہ عزیز موصوف کے علم اور عمر میں برکت عطا فرمائے اور ان کو اپنے خاندان بزرگوں کے نقش قدم پر گامزن رکھے۔ آمین

مستقیم احسن اعظمی
۱۱رجنوری ۲۰۱۵ء



باسمہ تعالیٰ

کلمات طیبات

نمونۂ سلف استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد راشد صاحب اعظمی

استاذ حدیث از ہر ہند دارالعلوم دیوبند

نحمده ونصلي علىٰ رسوله الكريم

آج کے دور میں منشیات کے فتنہ نے ایک عالمی وبا کی شکل اختیار کر لی ہے، پورا نوجوان معاشرہ اس کی زد میں آکر روحانی، جسمانی اور معاشی واخلاقی ہر اعتبار سے برباد ہو رہا ہے، ملت ہی کا نہیں بلکہ انسانیت کا درد رکھنے والے افراد اس سلسلہ میں متفکر ہیں، تحریکیں چلائی جا رہی ہیں، تقریریں ہو رہی ہیں، کتابیں لکھی جا رہی ہیں، ہر زاویہ سے اس کے سد باب کی کوششیں ہو رہی ہیں۔

جناب مولانا شرف الدین صاحب اعظمی امام مسجد انوار گوونڈی، ممبئی نے اس سلسلہ میں ایک نہایت اہم رسالہ مرتب کیا، جس میں قرآن وحدیث، اکابر امت اور مصلحین ملت کے ارشادات کی روشنی میں بڑی موثر اور جامع باتیں آگئی ہیں۔ علماء و دردمندان ملت نے اس رسالہ کو تحسین کی نظر سے دیکھا ہے، بندہ کو بھی یہ رسالہ مفید اور موثر محسوس ہوا۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے ذریعہ نوجوانوں کی اصلاح کی شکل پیدا فرمائیں۔ آمین

محمد راشد اعظمی
۲۷ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ
مدرس دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رائے گرامی

جامع علم وعمل، بحرتفسیر کے عظیم شناور، استاذ محترم
حضرت مولانا مفتی صہیب احمد صاحب قاسمی استاذ تفسیر جامعہ حسینیہ جون پور

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ رب العزت نے جتنی مخلوقات پیدا فرمائیں ہیں، ان میں انسان کو دوسری تمام مخلوقات سے الگ ایک امتیازی شان عطا فرمائی ہے، کہ اس کو عقل وشعور عطا فرمایا ہے، چنانچہ انسان کی انسانیت کا مدار اس کی عقل وفراست پر ہے، یہی عقل انسان کو دیگر جاندار سے ممتاز کرتی ہے، اسی عقل سے اچھے برے کی تمیز ہوتی ہے، لہٰذا جو چیز عقل انسانی کو ضائع کردے اس سے زیادہ بری چیز انسان کیلئے کیا چیز ہوسکتی ہے، جبکہ آج حال یہ ہے کہ معاشرے میں شراب نوشی اور منشیات کی وباعام ہوچکی ہے، جس نے خاندان کے خاندان کو تباہ وبرباد کردیا ہے، یہ ایسی چیز ہے جس سے انسان اچھے اور برے کی تمیز سے محروم ہوجاتا ہے، کتنے نشہ باز سڑک کے کنارے فٹ پاتھوں پر ذلیل ہوکر پڑے نظر آتے ہیں، انسانیت کی اس قدر توہین وتذلیل کو اسلام کبھی برداشت نہیں کرسکتا اور نہ ہی کوئی انصاف پسند انسان اس بے ہودگی کی کبھی تائید کرسکتا ہے، چنانچہ قرآن نے واضح طور پر شراب اور نشہ کی حرمت کا اعلان کیا اور اس سے بچنے اور دور رہنے کی ہدایت فرمائی: **اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ**، اور حدیث میں شراب کو ام الخبائث، ام الفواحش اور ام الکبائر کہا گیا ہے، چنانچہ علماء تقریراً اور تحریراً اس کے نقصانات اور برائیوں کو بیان کرتے رہتے ہیں لیکن مزید ضرورت تھی اس کی

قباحتوں اور مفاسد کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کیا جائے اور بیان کیا جائے۔

بڑی خوشی اور مسرت کی بات یہ ہے کہ شراب نوشی اور اس کی تباہ کاریوں اور نقصانات کے متعلق نوجوان اور باصلاحیت عالم مفتی شرف الدین شیخوپوری اعظمی ،امام وخطیب مسجد انوار گوونڈی ممبئی نے ایک کتاب بنام'' **شراب ومنشیات تعلیماتِ اسلام کی روشنی میں**'' مرتب کی ہے، میں نے اس کو مختلف مقامات سے دیکھا ہے، ماشاء اللہ بہت خوب ہے، جس میں قرآن وحدیث کی روشنی میں شراب کے نقصانات اور اس سے پیدا شدہ تباہی اور بربادی کو اجاگر کیا گیا ہے اور اس سے بچنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ اس کو نافع بنا کر شراب جیسی لعنت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور مؤلف کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے اور زندگی اور علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔

صہیب احمد
خادم جامعہ حسینیہ جون پور
۸/۴/۱۴۳۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاثرات

وسیع النظر عالم دین، رفیق محترم مولانا محمد خالد صاحب قاسمی

استاذ مدرسہ دینیہ اشاعت العلوم، کوٹیلہ، چیک پوسٹ، اعظم گڈھ

اس وقت مسلم معاشرے میں شراب ومنشیات کی وبا جس قدر تیزی کے ساتھ فروغ پارہی ہے اوراس کے جوخطرناک اثرات معاشرے پرمرتب ہورہے ہیں وہ حددرجہ تشویشناک ہیں، اورملت کا درد رکھنے والے ہر شخص کیلئے لمحۂ فکریہ! اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کے خلاف ہر سطح پر تحریک چلائی جائے، زبان وقلم کے ذریعہ، تقریر وخطابت کے ذریعہ، جلسوں وکانفرسوں کے ذریعہ اس کی قباحت وشناعت اوراس کے مضر اثرات اوراس سلسلے میں اسلامی احکام اور نبی اکرم ﷺ کے فرمان کوعوام کے سامنے لایا جائے۔

یہی وہ احساسات تھے جن کی وجہ سے میرے عزیز دوست مفتی شرف الدین عظیم قاسمی نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور شراب ومنشیات کی تباہ کاریوں اور یورپ کی صورت حال کا بہت تفصیل سے جائزہ لیا، پھر اسلام نے جس حکمت وتدبیر سے اس لعنت کو ختم کیا، اس کو دلائل وشواہد اور واقعات کی روشنی میں بیان کیا، اوراس حقیقت سے دنیا کو آگاہ کیا کہ اسلام کے اصول وقوانین کے تحت ہی دنیا نے اس لعنت سے نجات پائی ہے اور آئندہ بھی اسی سے نجات پاسکتی ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اس طرح کی تحریروں کو عام کیا جائے اور معاشرہ کو اس ناسور سے پاک کیا جائے، اللہ تعالیٰ اسے ہر ایک کے حق میں نافع بنائے، آمین

محمد خالد قاسمی

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ قُلۡ فِیۡھِمَا اِثۡمٌ کَبِیۡرٌ

رب کائنات نے اپنی ساری مخلوقات کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے ان میں سب سے عظیم نعمت جو انسان کو عطا کی گئی وہ عقل وشعور وفراست ودانائی ہے جس کے ذریعہ انسان حق و باطل اور نیک و بد کی تمیز کر کے نیکی اور سچائی کی راہ اپنا کر کامیابی وکامرانی حاصل کرتا ہے یہی وہ نعمت ہے جس کے باعث انسان تمام مخلوقات کے مقابلے میں اشرف واعلیٰ قرار پایا، یہی وہ دولت ہے جس کی وجہ سے کرۂ ارض پر بارگاہ الٰہی سے اس کو خلافت کا تاج عطا ہوا۔ فراست ودانائی اور عقل وخرد کی اسی صلاحیت واستعداد کی بنا پر انسان انسانیت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہے وگرنہ اس کے بغیر اس کے وجود کی حیثیت خس وخاشاک سے بھی کمتر ہے۔

خالق ارض وسما کی طرف سے انسان کو ایک اور عظیم نعمت عطا ہوئی ہے وہ اس کی زندگی کا قیمتی لمحہ شباب اور جوانی ہے اور جوانی میں عموماً عزائم بھی جواں ہوتے ہیں جس کے سامنے کائنات کی بڑی بڑی طاقتیں سپر انداز ہوجاتی ہیں اس لئے کہ بے پناہ قوتوں، حوصلوں، امنگوں، ہی کا نام جوانی ہے، کسی بھی ملک وقوم کی فتح وشکست، ترقی وتنزل، عروج وزوال اور کامیابی وناکامی میں نوجوانانِ قوم کا بہت بڑا دخل ہے، دنیا میں رونما ہونے والا ہر انقلاب خواہ دینی ومذہبی ہو یا معاشرتی، ملکی سطح کا ہو یا بین الاقوامی، اقتصادی ہو یا سیاسی نوجوانانِ قوم وملت ہی کی بلند ہمتی اور جواں مردی کا نتیجہ اور ان کا مرہونِ منت ہے، مالک کون ومکاں اس طبقے کی اولوالعزمی اور ان کے روشن کردار کی منظر کشی اصحاب کہف کے حوالے سے کرتے ہوئے قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَیۡکَ نَبَاَھُمۡ بِالۡحَقِّ اِنَّھُمۡ فِتۡیَۃٌ اٰمَنُوۡا بِرَبِّھِمۡ وَزِدۡنَاھُمۡ

هُدًی☆ وَرَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلٰهًا لَقَدْ قُلْنَا اِذًا شَطَطًا (سورہ کہف:۱۳،۱۴)

(ترجمہ) ہم آپ سے ان کا قصہ بالکل ٹھیک ٹھیک بیان کرتے ہیں یہ چند نو جوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے اور ہم نے انہیں ہدایت میں ترقی عطا کی تھی اور ہم نے اس وقت انہیں استقامت واستقلال سے نوازا تھا جب یہ لوگ اپنے ایمان میں پختہ اور مستعد ہو گئے تھے کہنے لگے ہمارا پروردگار تو وہی ہے جو آسمانوں اور زمینوں کا پروردگار ہے، ہم تو اس کے علاوہ کسی معبود کو نہ پکاریں گے ورنہ پھر تو ہم بڑی ہی بے جابات کے مرتکب ہوں گے۔ (ترجمہ عبدالماجد دریابادی)

شرک وبت پرستی اور ظلم وجبر کی کربناک فضاؤں میں مذکورہ نوجوانوں کا حق پرستی وخدا پرستی کا پُرعزم اعلان اور اس پر استقامت درحقیقت صبح قیامت تک کے لئے عہد شباب کے مراحل میں سانسیں لینے والی تمام انسانیت کے لئے نمونۂ عمل اور مشعل راہ ہے۔

اسی طرح محسن کائنات فخر دو عالم ﷺ کے آفاقی پیغام کی حفاظت وصیانت کی خارزار راہوں میں جن نفوس قدسیہ کی فدا کاریوں ، جاں نثاریوں اور بے لوث قربانیوں کی داستانیں بکھری ہوئی ہیں ان میں اکثر حصہ انہیں لوگوں کا ہے جن کی زندگیوں نے شباب کی دہلیز پر ابھی قدم رکھا تھا، یہ بات شک وشبہ سے یقیناً بالاتر ہے کہ انسانی زندگی کا سب سے خوبصورت وجاں نواز لمحہ شباب کا زمانہ ہوتا ہے جس کو صحیح سمت میں استعمال کر کے انسان عروج وارتقا کی ساری منزلیں طے کر لیتا ہے یا غلط اور تباہ کن راہوں کا انتخاب کر کے گراں مایہ متاعِ حیات کو برباد کر لیتا ہے، انجام کار دنیا وآخرت دونوں جہان میں ناکامیاں اور رسوائیاں اس کا مقدر بن جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ہادئ عالم سرورِ کائنات ﷺ نے عقل وشعور کی حفاظت کے ساتھ ساتھ شباب کی اس قیمتی متاع کو صحیح طریقے پر استعمال کرنے کی متعدد مواقع پر ترغیب بھی دی ہے اور تاکید بھی کی ہے، جوانی کی عمر خدائے عزوجل کی طرف سے تمام افراد انسانی کے لئے انمول اور گراں مایہ نعمت ہے جس کی حفاظت لازم اور ضروری

ہے، قیامت کے روز خاص طور سے اس کے متعلق باز پرس ہوگی اس ضمن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

عن ابنِ مسعودٍ عنِ النبیﷺ قالَ لا تَزولُ قدما ابنِ آدَمَ یَوْمَ القیامةِ من عِند ربه حتیٰ یُسألَ عن خَمسٍ عن عُمُرِہٖ فیما اَفناهُ وعن شَبابِہٖ فیما اَبلاهُ وعن ماله مِن اَینَ اِکتَسَبَهُ وفیما اَنْفَقَهُ ومَاذا عَمِلَ فیما عَلِمَ .
(ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ)

(ترجمہ) ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز انسان کے قدم اللہ رب العزت کے پاس سے اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں ہٹ سکیں گے جب تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے متعلق سوال نہ کرلیا جائے (۱) عمر اس نے کس چیز میں صرف کی (۲) جوانی کہاں خرچ کی (۳) مال کہاں سے کمایا (۴) کہاں خرچ کیا (۵) جو کچھ سیکھا اس پر کتنا عمل کیا''۔

درج بالا روایت میں معمولی غور وفکر کے بعد آفتابِ نیم روز کی طرح یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ مذکورہ ارشاد میں چار سوالات صرف جوانی اور شباب سے متعلق ہیں کہ عمر طبعی اپنی منزل کی جانب جوانی کی شاہراہ سے ہی ہوکر گذرتی ہے، مال ودولت کا حصول اور اس کا ارتکاز بھی شباب کے عہد سے وابستہ ہے، علم وفن کی اکثر منزلیں اسی مرحلے میں طے کی جاتی ہیں، گویا کہ انسانی زندگی کے تمام کردار واعمال کی پستی وبلندی عمر کے اسی مرحلے میں عموماً دائر ہے یہی وجہ ہے کہ محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قیمتی عمر کی قدر اور اس کو غنیمت سمجھنے کی نصیحت اور تلقین کی ہے۔

عن عُمَرَبنِ میمونِ الاَودی رضی الله عنه قال قال رسولُ اللهﷺ لِرَجلٍ و هو یعظُهُ اِغْتَنِمْ خَمْساً قَبلَ خَمْسٍ شَبابَکَ قَبلَ هَرَمِکَ وصِحّتَکَ قَبلَ سُقمِکَ وَ غِناکَ قَبلَ فَقرِکَ و فَراغَکَ قَبْلَ شُغُلِکَ و حَیاتَکَ قبل مَوْتِکَ. (المستدرک للحاکم رقم ۷۸۴۶ شعب الایمان للبیہقی ج ۷/۲۶۳)

(ترجمہ)''عمر بن میمون اودی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت سمجھو، بیماری سے پہلے صحت کو ،تنگ دستی سے پہلے کشادگی وفراخی کو، مشغولیت سے پہلے فراغت وفرصت کو اور موت سے پہلے اپنی زندگی کو غنیمت سمجھو''۔

ایک کامیاب اور با مقصد زندگی کے لئے عقل وخرد اور شباب کے گراں قدر سرمایہ کی عظمت واہمیت پر مشتمل ارشاد نبوی ﷺ کی روشنی میں سلیم الطبع اور دانشمند شخص پر یہ بات مخفی نہیں رہ سکتی کہ مذکورہ اثاثے کی حفاظت حتی الامکان لازم اور ضروری ہے اسی وجہ سے اسلام نے ہر ایسی چیز سے جو عقل وشعور میں خلل اور نقصان پیدا کرنے اور شباب کی نعمت کو مجروح کر کے اس میں اخلاق کُش جراثیم کی پیدائش کا سبب بنے سختی کے ساتھ استعمال کرنے سے منع کیا ہے، اور یہ بات ہر شخص پر عیاں ہے کہ انسانیت کو مجروح اور ضرر پہنچانے والی اشیاء میں سب سے زیادہ نقصان دہ، تباہ کن اور سمِ قاتل شراب اور منشیات کی دیگر نت نئی اقسام ہیں جس نے انسانی دنیا میں حیوانیت کو فروغ دیا ہے، قرآن کریم نے شراب کو نہ صرف یہ کہ اسے گندی اور ناپاک شئے قرار دیا ہے بلکہ اسے استعمال کرنے کو حرام اور ناجائز قرار دیا ہے۔

آقائے دو جہاں ﷺ نے اخلاقی وروحانی، معاشرتی وجسمانی ہر لحاظ سے اس کی قباحتوں، شناعتوں کو واضح کر کے دنیائے انسانیت کو یہ بتلا دیا کہ اخلاق وروحانیت اور شراب ومنشیات ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض زبانی پند ونصائح کے ذریعہ اس کے نقصانات اور تباہ کن اثرات کے اعلامیہ پر اکتفا نہیں کیا بلکہ عملاً آپ ﷺ نے بے مثال تربیت ونگہداشت نیز اس جرم پر تقاضائے وقت کے مطابق ضروری تعزیرات کے نفاذ کے ذریعہ برائیوں کے خوفناک دلدل سے اس معاشرے کو نکالا جس کا ہر فرد اس کا خوگر اور شیدائی تھا، جہاں شراب انسانوں کے اجسام میں خون بن کر گردش کر رہی تھی، جس

کی تہذیب وثقافت اس ناپاک شئے کے بغیر ادھوری اور نامکمل تھی۔

عہد جاہلیت میں شراب کی حیثیت

عربوں میں اس کا دستور اور رواج اس قدر تھا کہ ہر گھر مے کدہ بن گیا تھا، اس کا نہ پینا اس قدر عجیب بات سمجھی جاتی تھی کہ جن چند آدمیوں نے اسلام سے پہلے اس کے پینے سے پرہیز کیا ان کے نام تک یاد رکھے گئے ہیں، دوست احباب کسی گھر میں جمع ہوتے شراب کا دور چلتا ساتھ ہی جوا کھیلتے اس میں اونٹوں کی ہار جیت ہوتی جو جیتیا وہ جیتے ہوئے اونٹوں کو اسی وقت ذبح کر کے کھلا دیتا، کبھی نشہ میں سرشار ہو کر صاحب خانہ خود اٹھ کھڑا ہوتا اور اپنے اونٹوں کو کاٹ کاٹ کر ڈھیر کر دیتا لوگ گوشت بھونتے، کباب بناتے اور کھاتے کھلاتے اور اپنی اسی بے جا فیاضی پر فخر کرتے رہتے، سامنے فاحشہ مُغنیہ عورتیں گاتیں بجاتیں اور وہ اسی مخموری کے عالم میں بے شرمی کی باتیں کرتے، جاہلیت کا مشہور شاعر طرفہ کہتا ہے:

فان تبُغنی فی حلقة القوم تلقنی   وان تَقتنصنی فی الحوانیت تصطدِ

پس اگر تو مجھے لوگوں کے حلقے میں ڈھونڈے تو پائے گا۔ اور اگر شراب خانوں میں مجھے شکار کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

متیٰ تاتنی اصبحک کاسا رویة   وان کنت عنها غائباً فاغن وازددِ

جب بھی تو میرے پاس آئے میں تجھے شراب کا پیالہ پلاؤں گا۔ اور اگر تو اس سے بے نیاز ہو کر آئے تو جا اور بے نیازی کر۔

ندا مای بیض کالنجوم وقینة   تروح الینا بین برد ومجسدِ

میری محفل شراب کے ہم نشیں ستاروں کی طرح گورے چٹے ہیں۔ اور ایک مغنیہ ہے جو شام کو ہمارے پاس یمنی چادر اور زعفرانی کپڑوں میں آتی ہے۔ (سیرت النبی جلد چہارم سید سلیمان ندوی)

اسلام اور فطرت کی ہم آہنگی کا اثر:

اسلام چونکہ آسمانی و عالمگیر مذہب ہے اور انسانی فطرت کے عین مطابق ہے اس لئے ہر ایسی چیز جو انسان کے لئے ضرر رساں اور نقصاندہ ہو شریعت نے اسے ممنوع قرار دیا ہے، اسلام کی آمد سے پہلے انسانی فطرت میں اسلام ہی کی کارفرمائی تھی کہ جس وقت عرب وعجم کا پورا معاشرہ جام وسبو کے سحر میں گرفتار تھا، شراب جہاں رقص وسرود کی محفلوں کی زینت ہی نہیں بلکہ اکل وشرب کے تمام دسترخوانوں کا لازمی حصہ تھی، تاہم بادۂ وساغر اور جام و مینا کی مسحور کن ورنگین فضاؤں میں چند ایسے نفوس کا وجود اب بھی باقی تھا جن کی انسانیت پسند طبیعتوں نے جام وسبو کی مجلسوں کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا اور نہ ہی اپنے دامن حیات کو اس سے آلودہ کیا، انہوں نے اس پست ماحول میں بھی طبعی ونفسانی خواہشات کے باوجود عقل وخرد کو نفس کے آگے مغلوب نہیں ہونے دیا، آقائے دوجہاں کا اس حوالے سے مزاج و مذاق کی پاکیزگی اور تمام خسیس اشیاء سے نفرت کا احساس تو اس قدر اعلیٰ معیار پر تھا کہ ذہن ودل اور قلم وقرطاس قطعاً اس کا احاطہ نہیں کرسکتے تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت معاذ بن جبل وغیرہ رضی اللہ عنہم کی طبیعتیں بھی اس قدر سلیم تھیں کہ ایام جاہلیت میں بھی وسائل واسباب کی فراوانی کے باوجود کبھی ان میں میکشی کا میلان پیدا نہیں ہوا۔

شراب کے احکام عہد بہ عہد:

پیغمبر اعظم ﷺ جو مدینہ منورہ تشریف لائے تو مکہ کی طرح یہاں کا بھی پورا ماحول بادہ وساغر میں ڈوبا ہوا تھا کوئی مجلس ومحفل ایسی نہیں ہوتی تھی جس میں مے نوشی کا دور نہ چلتا ہو، ان حالات میں کثرت میکشی اپنا اثر دکھاتی اور لازمی طور پر ناخوشگوار واقعات رونما ہوتے جو سلیم الطبع لوگوں کے لئے رنج وتکلیف کا باعث ہوتے۔ آخر کار نقصاناتِ امن عامہ کے گہرے احساسات کے باعث حضرت عمر فاروق، معاذ بن جبل اور چند انصاری

صحابہ رضی اللہ عنہم کی زبانیں دربارِ رسالت میں عرض گزار ہوئیں کہ "شراب اور جوا یہ دونوں چیزیں انسانی عقل کو بھی خراب کرتی ہیں اور مال ودولت میں بھی تباہی لاتی ہیں ان کے بارے میں آنحضور ﷺ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے مذکورہ سوال پر خاموشی اختیار کی یہاں تک کہ رب کائنات کی طرف سے جبرئیل امین درج ذیل آیت کے ساتھ حاضر خدمت ہوئے:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ. وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا. (البقرۃ:۲۱۹)

(ترجمہ) لوگ آپ سے شراب اور قمار کی نسبت دریافت کرتے ہیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ ان دونوں چیزوں میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں اور لوگوں کے بعضے فائدے بھی ہیں اور گناہ کی باتیں ان فائدوں سے زیادہ بڑھی ہوئی ہیں۔(بیان القرآن)

اس آیت میں مذکورہ چیزوں میں سود وزیاں کا حکیمانہ اسلوب میں ناپسندگی کا محض اظہار کیا گیا ہے کہ ظاہری اعتبار سے اگر چہ میکشی سرورِ قلب اور تسکین جاں کا باعث ہے اور محدود وقت تک اعضاء جسمانی کو عارضی قوت و طاقت فراہم کرتی ہے تاہم اس کے دائمی اثرات کی تہ میں مفاسد اور بے شمار برائیوں کا خوفناک طوفان پوشیدہ ہے، معاشرے میں پائی جانے والی اکثر و بیشتر خرابیوں اور سنگین جرائم کے دروازے یہیں سے کھلتے ہیں کہ ہوش وخرد سے بیگانگی کے بعد مے نوش کے لئے تمام گناہوں کے راستے ہموار ہو جاتے ہیں۔

لہٰذا اس کا استعمال کر کے عارضی سرور و فرحت حاصل کرنا اور نتیجے میں مستقل روحانی وجسمانی نقصانات کا سامنا کرنا کسی طرح مناسب اور زیبا نہیں ہے۔

حالت نشہ میں ادائیگیٔ نماز پر پابندی:

ترکِ خمر کے مشورہ اور نصیحت پر مشتمل آیات بالا کے نزول کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے تو فوراً اپنی زندگی کے شب وروز اور اپنی مجلسوں اور محفلوں

سے شراب کو خارج کر دیا تاہم بعض لوگوں کے ذہنوں میں ہنوز یہ بات موجود تھی کہ خدائے عز وجل کی طرف سے مے نوشی ابھی اشیائے ممنوعات کے زمرے میں شامل نہیں ہے صرف اس کے ذریعہ پیدا ہونے والے مفاسد کے پیشِ نظر اس کے ترک کا مشورہ صادر ہوا ہے سو ہم اس معاملہ میں احتیاط سے کام لیں گے کہ اس کے باعث معاشرے میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آنے پائے اور اسلام کے کسی رکن پر یہ اثر انداز نہ ہو، اس نظریے کے تحت انہوں نے بالکلیہ اس کو ترک نہیں کیا بلکہ خارجِ اوقاتِ نماز اپنی تشنگی بجھاتے رہے، لیکن آخر کب تک ....بے شمار برائیوں سے ترکیب شدہ یہ شراب آخر کار اپنا کام کر گئی اور مے نوشی میں مشغول چند افراد کے حواس پر اس طرح چھائی کہ اسلام کی عظیم عبادت نماز کو باطل کر گئی، ہجرت کے چوتھے سال کی ابتداء میں واقعہ یہ پیش آیا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے صحابۂ کرام میں سے چند دوستوں کی دعوت کی، کھانے کے بعد حسبِ دستور مے نوشی کا دور چلا اثنائے میکشی مغرب کی نماز کا وقت ہوا اور لوگ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، صحیح روایات کے مطابق مہاجر صحابہ میں سے کسی نے امامت کی اور نشہ کی حالت میں امام نے سورہ قل یا ایھا الکافرون، میں **لا اعبد ما تعبدون** کی جگہ **اعبد ما تعبدون** پڑھ دیا جس کی وجہ سے معنی بالکل خلاف اور غلط ہو گئے اور تمام لوگوں کی نماز ضائع ہو گئی، اس واقعہ کے صدور کے بعد شراب کے متعلق دوسرا حکم اس انداز میں نازل ہوا۔ (مستفاد تفسیر عثمانی)

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَقْرَبُوْا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى. (النساء:۴۳)

اے ایمان والو تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔

یعنی نماز کے اوقات میں شراب نوشی قطعی طور پر حرام قرار دے دی گئی دوسرے وقتوں میں اب بھی مے کشی کے عادی مزاجوں کی رعایت میں اجازت باقی رہی، مذکورہ آیت کے نزول کے بعد ایک جماعت نے مطلقا شراب کو ترک کر دیا کہ جو چیز انسان کو عبادت سے روک دے اس میں حقیقتاً کوئی بھلائی نہیں ہو سکتی ۔ جب نشہ کی حالت میں

ادائیگئ نماز پر ممانعت ہوگئی تو اس کا واضح مطلب ہے کہ نماز کی بربادی کا سبب عقل وشعور کا فساد ہے اور اس فساد کی بنیاد مے نوشی کا لازمی نتیجہ ہے، لہٰذا یہی افسوسناک نتیجہ نماز کے علاوہ دیگر اوقات میں کسی ناخوشگوار واقعہ کا پیش خیمہ نہ بن جائے، تاہم چونکہ اوقاتِ نماز کے علاوہ شراب کی حرمت واضح طور پر ابھی نازل نہیں ہوئی تھی اس لئے بعض وہ حضرات عالمِ خمار میں رہنا جن کی قدیم عادت تھی اچانک اس کا چھوڑ دینا ان کے لئے دشوار تھا بعد نماز عشا اس خیال سے اپنی پیاس بجھاتے رہے کہ وقت کی کشادگی کے باعث اس کا خمار فجر کی نماز پر اثر انداز نہ ہوگا۔

حرمت خمر سے متعلق آخری اور فیصلہ کن حکم:

حالات وقرائن کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں لوگوں کو متنبہ اور خبردار کر دیا کہ خدائے عز وجل کو شراب سخت ناپسند ہے بعید نہیں کہ اس کی حرمت قطعی کا حکم آجائے، لہٰذا جن لوگوں کے پاس شراب موجود ہو وہ اسے فروخت کر دیں

(تفہیم القرآن سورہ مائدہ آیت ۹۰)

کچھ ہی عرصہ بعد ایک واقعہ کے صدور نے ابہام وتشکیک کے ہر پردے چاک کر دیئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کے عین مطابق واضح اور دوٹوک انداز والفاظ میں شراب کی حرمت کا حکم نامہ صادر ہوگیا، واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوتِ طعام کی جن میں سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، کھانے سے فراغت کے بعد معمول کے مطابق مے کشی کا دور شروع ہوا، نشہ کی حالت میں عرب کے عام مزاج ودستور کے مطابق شعر وشاعری اور اپنے اپنے مفاخر کا بیان شروع ہوا، سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک قصیدہ پڑھا جس میں انصار مدینہ کی تحقیر وہجو اور اپنی قوم کی تعریف وتوصیف تھی ان اشعار قومیت پر ایک انصاری نوجوان غصہ سے بھڑک اٹھا اور قریب میں پڑی ہوئی اونٹ کے جبڑے کی ہڈی سے ان کے سر پر سخت وار کیا جس کی وجہ سے وہ شدید زخمی ہوگئے افتاں وخیزاں حضرت سعد رضی اللہ عنہ رسولِ کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور اس انصاری نوجوان کی آپ سے شکایت کی اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اَللّٰھُمّ بَیّنْ لَنَا فِی الْخَمَرِ بَیَاناً شَافِیاً. خدائے کریم شراب کے بارے میں ہمیں کوئی واضح ہدایت اور قانون عطا فرمادے۔ (مستفاد معارف القرآن مفتی شفیع عثمانی جلد اول)

اس واقعہ کے بعد خداوند قدوس کی بارگاہ سے شراب کی قطعی حرمت کا واضح حکم لے کر جبرئیل امینؑ دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور ذیل کی آیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی:

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ☆ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِیْ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ☆ (مائدہ:۹۰،۹۱)

(ترجمہ) ''اے ایمان والو حقیقت یہ ہے کہ شراب اور جوا، بت پرستی اور فال کے تیر یہ سب گندی چیزیں ہیں اور شیطانی عمل ہیں پس ان چیزوں سے بالکل علیحدہ اور دور رہو تا کہ تم فلاح اور کامیابی سے ہمکنار ہو، شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوا کے ذریعہ تمہارے درمیان بغض و عداوت اور نفرت کی خلیج قائم کردے اور اللہ عز وجل کی یاد اور نماز سے تمہیں غافل اور لاپرواہ کردے سو کیا تم اب باز آجاؤ گے''۔

امتثال امر کے جذبات کا اظہار فاروقِ اعظم کی زبانی:

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ان نفوس قدسیہ میں سے تھی جن کے کام و دہن لذت میکشی سے یکسر ناآشنا اور ان کے قلوب اس کے متعلق سخت بیزار اور متنفر تھے، اخلاق و کردار کی مضبوط بنیادوں کو کھوکھلی کرنے والے چند انفرادی و اجتماعی واقعات و سانحات نے جو شراب کا منطقی نتیجہ تھے، انہیں فکر میں غرق کر دیا تھا ان وجوہات کی بنا پر اس کی حرمت کے تئیں ان کے دل میں خواہشات کا دریا موجزن تھا، اس آیت کے نزول کی خبر

سن کر فرطِ مسرت میں انہوں نے اخلاص وللٰہیت سے لبریز اطاعت کے اس جذبۂ صادق کا اظہار کیا کہ انسانیت جھوم جھوم اٹھی، مسند احمد میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تحریمِ شراب کے نازل ہونے پرفرمایایااللہ ہمارے سامنے مزید صراحت کے ساتھ اس کا حکم بیان فرما۔

پس سورہ بقرہ کی آیت فِیهِمَـا اثمٌ کبیرٌ نازل ہوئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان کے سامنے اس کی تلاوت کی گئی لیکن پھر آپؓ نے یہی فرمایا کہ اے اللہ تو ہمیں اور واضح لفظوں میں اس کا حکم بیان فرما، پس سورہ نساء کی آیت " وَاَ نْتُم سُکارىٰ " نازل ہوئی اور موذن جب حَيَّ علی الصَّلٰوۃ کہتا تو ساتھ ہی یہ بھی کہتا کہ نشہ خور ہرگز ہرگز نماز کے قریب نہ آئیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور نازل شدہ آیت انہیں سنائی گئی اس مرتبہ بھی انہوں نے اللہ تعالی سے واضح حکم کا سوال کیا اور دعا کی یہاں تک کہ حرمتِ شراب کے صریح حکم پر مشتمل آیت یا ایّھا الذِیْنَ اٰمَنُوا اِنّمَا الخَمر والمَیْسرُ الخ نازل ہوگئی اور ان کے سامنے اس کی تلاوت کی گئی، جب فھل انتُمْ مُنْتَھُوْنَ کا جملہ سنا تو بے ساختہ کہنے لگے اِنْتَھَیْنَا اِنْتَھَیْنا ہم رک گئے ہم باز آگئے۔(تفسیر ابن کثیر سورہ مائدہ آیت ۹۱)

شراب سے استفادہ کی تمام صورتیں حرام وممنوع:

شراب کی حرمت کا حکم صراحت کے ساتھ نازل ہونے کے بعد اب اس بات کی گنجائش باقی نہیں تھی کہ اسے کسی بھی شکل میں یا کسی بھی مقصد کے تحت استعمال کیا جائے یا استفادے کی اجازت حاصل ہو، پس محسنِ انسانیت ﷺ نے اس کے استعمال کی تمام ممکنہ جہتوں پر سختی کے ساتھ پابندی لگادی اس کو ضائع کرنے کا اور اس کے برتنوں کو توڑنے کا حکم دیا، اس کی خرید وفروخت اور اس کے ذریعہ کسی بھی قسم کے تعاون کو ممنوع قرار دیا یہاں تک کہ بیماریوں کے ازالے کی غرض سے بطور دواء بھی اس کا استعمال ناجائز قرار دیا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شراب کے بارے میں تین آیتیں اتریں اول تو یَسْئَلونکَ عَنْ الخَمرِ، نازل ہوئی تو کہا گیا کہ شراب حرام ہوگئی اس پر بعض صحابہؓ

نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس سے نفع اٹھانے دیجئے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے پھر وَاَنْتُمْ سُکَارٰی، نازل ہوئی اور کہا گیا شراب حرام ہوگئی لیکن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم بوقتِ نماز اس کو ہاتھ نہیں لگائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ پھر یہ دونوں آیتیں اتریں اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کردیا کہ اب شراب حرام ہوگئی۔
(ابوداؤد طیالسی بحوالہ ابن کثیر سورۂ مائدہ)

شراب کی خرید وفروخت پر پابندی:

عَنْ عَبْدِ الرَّحمٰنِ وَعْلَةَ السَبَائِیِّ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَأنّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بنِ عَبّاسٍ عَمّا يَعْصِرُمِنَ العِنَبِ قَالَ ابْنُ عَبّاسٍ اَنَّ رَجُلاَ اَهْدىٰ لِرَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم روايَةَ خَمْرٍفقالَ لهُ رسولُ الله ﷺ هل عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰه تعالىٰ قد حَرَّمَها قالَ لا ، فسَارَّ انساناَ فقال لهُ رسول الله ﷺ بِمَ سارَرْتَهُ فَقَالَ اَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا فقال اِنّ الذى حَرّمَ شُرْبَها حَرّمَ بَيْعَها قال فَتَحَ اَلمَزَاوَةَ حَتى ذَهبَ ما فيها. (صحیح مسلم باب تحریم بیع الخمر)

حضرت عبدالرحمٰن بن وعلہ سبائی مصریؒ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے انگور کی شراب کے بارے میں سوال کیا ابن عباسؓ نے فرمایا ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو شراب کی ایک مشک ہدیہ کی تو اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام فرمایا ہے؟ اس نے کہا نہیں اس دوران اس نے ایک دوسرے شخص سے سرگوشی کی آپ ﷺ نے فرمایا تم نے کس چیز کے متعلق سرگوشی کی ہے؟ تو اس نے جواباً عرض کیا میں نے اسے شراب کو فروخت کرنے کا حکم دیا ہے اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس ذات نے اس کا پینا حرام کیا ہے اسی نے اس کی خرید وفروخت کو بھی ممنوع قرار دیا ہے یہ سن کر اس شخص نے مشک کا منھ کھول دیا یہاں تک کہ جتنی بھی اس میں شراب تھی سب بہہ کر ختم ہوگئی۔

علامہ عماد الدین ابن کثیر نے مسلم شریف کے حوالے سے اس روایت کو بھی نقل کیا ہے کہ:

حضور اکرم ﷺ کا ایک دوست تھا جو قبیلۂ ثقیف یا قبیلۂ دوس سے تعلق رکھتا تھا فتح مکہ کے دوران اس نے آپ ﷺ سے ملاقات کی اور ایک مشک شراب کی بطور تحفہ آپ ؐ کی خدمت میں پیش کیا آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام وناجائز قرار دیا ہے؟ اب اس شخص نے اپنے غلام سے کہا لے جاؤ اسے فروخت کر دو، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اس غلام سے کیا کہا؟ اس نے جواباً عرض کیا میں نے اسے فروخت کرنے کے لئے کہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس اللہ نے اس کا پینا حرام کیا ہے اسی نے اس کو بیچنے سے بھی منع کیا ہے اس نے اسی وقت غلام سے کہا جاؤ اسے لیجاؤ اور بطحا کے میدان میں بہادو۔ (تفسیر ابن کثیر سورہ مائدہ)

احکام مے نوشی میں سختی اور شدت:

لمحہ بہ لمحہ تدریجی طور پر مے نوشی کے سلسلے میں متعدد آیتوں کے نزول کے بعد جب عام طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں شراب سے متعلق نفرت وبیزاری اور ان کی طبیعتوں اور مزاجوں میں کافی حد تک کراہت کا احساس پیدا ہوگیا اور ترک مے خواری کی فضا بالکل سازگار وہموار ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرے کو مکمل طور پر اس برائی سے پاک وصاف کرنے کے لئے اس کے حکم میں سختی سے کام لیا اور نرمی ورعایت کے تمام سوراخوں کو مسدود کر دیا تاکہ ہمیشہ کے لئے اس کے ذریعہ لذتِ کام ودہن کے حصول کا خیال بھی دلوں سے محو ہو جائے، چنانچہ تمام مے خانوں میں ذخیرہ اندوز شرابوں کو ضائع کرنے اور بہادینے کے حکم کے سوا کسی دوسرے کام میں لاکر اس سے جزوی استفادہ کی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت نہیں دی۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ:

عَنْ اَنسِ بنِ مالکٍ اَنّ اَباطَلْحَۃَ سأَلَ النبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

عَنْ اَیْتَامٍ وَرِثُوْا خَمَرًا قالَ اِهْرِقْهَا قالَ اَفَلا اَجْعَلُها خَلّاً قَالَ لا ۔
(ابوداؤد، ترمذی، مسلم، باب تحریم الخمر)

(ترجمہ) ''حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے ان یتیموں کے بارے میں سوال کیا جنھیں میراث میں شراب ملی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کو بہا دو، عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اس کا سرکہ بنا سکتا ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں''۔

مے نوشی کرنے والوں کے خلاف اسلام کا اعلان جنگ:

عَنْ دَیْلَمِ الحِمیریِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہُ علیه وسلّم فَقُلتُ یَا رَسولَ اللہِ اِنّا بِاَرْضٍ باردَۃٍ نُعَالِجُ فِیھا عَمَلاً شَدیداً وانّا نَتّخِذُ شرباً من ھٰذا القمحِ تَتَقَوّیُ بہٖ علیٰ اعمالِنا وعلی بردِبلادِنَا قال ھَل یُسْکِرُ قُلْتُ نَعَمْ قال فَاجْتَنِبُوہُ قال قُلتُ فَاِنَّ النّاسَ غَیْرُ تَارِکِیه قال فَاِنْ لَم یَتْرُکُوہُ فَقَاتِلوھم. (ابوداؤد باب شرب الخمر)

(ترجمہ) حضرت دیلم حمیریؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا، عرض کیا یا رسول اللہ ہم ٹھنڈی زمین کے رہنے والے ہیں اور وہاں سخت محنت ومشقت کے کام کرتے ہیں ہم گندم کی شراب بنا کر پیتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں اپنے مشکل ترین کاموں میں تقویت حاصل ہوتی ہے اور ہمارے علاقے کی سردی بھی اس کے باعث کم ہوجاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ نشہ آور ہوتی ہے؟ میں نے جواب دیا جی، حکم دیا اس سے اجتناب کرو میں نے عرض کیا مجھے یقین ہے کہ اس علاقے کے لوگ اس کے ترک پر آمادہ نہیں ہوں گے ارشاد فرمایا اگر لوگ اسے نہ چھوڑیں تو ان سے جنگ کرو۔

مسند ابویعلی موصلی میں مذکور ہے کہ ایک شخص خیبر سے شراب لاکر مدینے میں فروخت کیا کرتا تھا، ایک روز حسب معمول اپنے نشہ آور مالوں کے ساتھ آرہا تھا راستہ میں

ایک صحابی سے ملاقات ہوئی فرمایا شراب تو حرام ہوگئی وہ واپس مڑ گیا اور ایک ٹیلے کے نیچے پورے مال کو رکھ دیا اسے کپڑے سے ڈھانک کر بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیا یہ سچ ہے کہ شراب حرام ہوگئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں معاملہ ایسا ہی ہے عرض کیا پھر مجھے آپؐ اجازت دیں کہ میں نے جس شخص سے خریدا ہے اس کو واپس کر دوں، فرمایا اس کی واپسی کا معاملہ بھی درست نہیں ہے عرض کیا پھر اجازت دیجئے کہ میں اسے ایسے آدمی کو تحفۃً دے دوں جو مجھے اس کا معاوضہ دیدے اور میرا مال ضائع ہونے سے بچ جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ بھی ٹھیک نہیں ہے، اس شخص نے کہا لیکن اس میں یتیموں کا مال بھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دیکھو جب ہمارے پاس بحرین کا مال آئے گا اس سے ہم تمہارے یتیموں کی مدد کر دیں گے، پھر مدینے میں شراب کی حرمت کا اعلانِ عام ہوگیا، ایک شخص نے آپؐ کی خدمت میں عرض کیا حضورؐ شراب کے برتنوں سے نفع حاصل کرنے کی کم از کم اجازت دے دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ مشکوں کو کھول دو اور شراب بہادو۔ (ابن کثیر سورہ مائدہ آیت ۹۱)

اسلامی معاشرے میں امتناعِ خمر کے صحت مند اثرات:

محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم روحنا فداہ کا حیرت انگیز معجزہ کہیے یا آپؐ کی بے مثال تربیت اور انقلاب آفریں صحت افزا صحبت کا نتیجہ، بہرصورت یہ وہ روشن حقیقت ہے جس کے انکار کی جرأت تعصب وتنگ نظری کی خول میں سانس لینے والا غیر مسلم مصنفین ومفکرین کا مغربی طبقہ بھی نہ کر سکا اور اس بات کے اعتراف پر مجبور ہوا کہ وہ قوم جس کی زندگی شراب کے بغیر پھیکی اور بے معنی تھی ایک صدائے نبوت پر اس طرح اس نے اپنی نگاہوں کو میکشی سے پھیر لیا گویا ان کی زندگی میں کبھی اس شغل سے آشنائی ہی نہ تھی، حرمتِ شراب کا اعلامیہ جاری ہوتے ہی ظروفِ مے توڑ دیئے گئے، مشکیزے چاک کر دیئے گئے، لبوں سے لپٹے ہوئے جامِ مے کو الگ کر دیا گیا حتیٰ کہ حلق تک پہنچنے والی شراب کے گھونٹ کو بھی اگل دیا گیا، محفلیں قصہ پارینہ بن گئیں، مے خانے ویران کر دیئے گئے، محفلِ جام ومینا کی کیف آور

فضاؤں میں اطاعت وفرمانبرداری کے دلنواز منظر نامہ کی قابل تقلید داستان آیئے خود ساقی کی زبان سے سنتے ہیں:

عَن اَنَسٍ رَضِی اللهُ عنه قال کُنتُ سَاقِی القَومِ فِی مَنزِلِ اَبی طَلحَۃَ فَنَزَلَ تَحرِیمُ الخَمرِ فَاَمَرَ مُنَادِیاَ فَنَادَیٰ فَقَالَ اَبُو طَلحَۃَ اُخرُج فَانظُرُ مَا ھٰذا الصَوتُ قالَ فَخَرَجتُ فَقُلتُ ھٰذا مُنَادِیاَ یُنَادِی اَلا أنّ الخَمرَ قَد حُرّمَتُ فَقال لِی اِذھَبُ فَاَھرِقھا قال فَجَرَت فی سِکَکِ المَدینَۃِ قال وکانَت خَمرُھم یومَئذ ن الفضیحُ فقالَ بَعضُ القَومِ قُتِلَ قَومٌ وھی فی بُطونھم قال فَاَنزَلَ اللهُ ، لَیسَ عَلی الذِینَ اٰمَنوا وعَمِلوا الصَالِحَاتِ جُنَاحٌ فِیما طَعِموا.
(بخاری،مسلم باب قولہ انما الخمر)

(ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں صحابہ کی ایک جماعت کو (مسلم کی روایت کے مطابق حضرت ابو دجانہؓ حضرت معاذ بن جبلؓ بھی اس محفل میں موجود تھے) ابوطلحہؓ کے گھر میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا ناگاہ شراب کی حرمت نازل ہوگئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کو حکم دیا اور اس نے شراب کی ممانعت کا اعلان کرنا شروع کر دیا ابوطلحہؓ نے کہا باہر جا کر دیکھو یہ کیسی آواز ہے حضرت انس کہتے ہیں میں باہر آیا اعلان کو اچھی طرح سن کر اندر داخل ہوا اور بتایا کہ یہ ایک منادی ہے جو اعلان کر رہا ہے کہ خبردار ہو جاؤ شراب حرام کر دی گئی ہے یہ سنتے ہی انہوں نے مجھ سے کہا جاؤ اور ساری شراب کو بہادو حضرت انسؓ کہتے ہیں پھر مدینے کی گلیوں میں شراب بہنے لگی ان دنوں فضیح یعنی کھجور سے کشید شدہ شراب استعمال ہوتی تھی کچھ لوگوں نے شراب کو اس طرح پانی کی طرح بہتے دیکھا تو کہنے لگے معلوم ہوتا ہے لوگوں نے شراب سے اپنا پیٹ بھر رکھا تھا اور اسی حالت میں انہیں قتل کر دیا گیا ہے (ان کا کیا معاملہ ہوگا) پھر یہ آیتِ مذکور فی الروایت نازل ہوئی، جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور عمل صالح پر کاربند ہیں ان پر اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے ہیں۔

مے نوش اور شراب کے ممکنہ تعاون کرنے والے پر اللہ کی لعنت:

حضرت عبداللہ بن عمر سے شراب فروشی کے بارے میں مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا سنو! میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں تھا اس حال میں کہ آپ گوٹھ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، فرمانے لگے جس کے پاس جس قدر شراب ہو وہ ہمارے پاس لے لائے، لوگوں نے لا لا کر جمع کرنا شروع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اسے بقیع کے میدان میں فلاں فلاں جگہ رکھو جب تمام لوگوں کی شرابیں جمع ہو جائیں تو مجھے خبر کرو، جب تمام مشکیزے جمع ہو گئے تو آپ کو اطلاع دی گئی، آپ کھڑے ہوئے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنی جانب تھا اور آپؐ میرے اوپر ٹیک لگا کر چل رہے تھے جب حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے تو آپؐ نے مجھے پیچھے کر دیا اور میں بائیں جانب ہو گیا میری جگہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے لے لی، پھر حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوئی پھر آپؐ نے مجھے پیچھے کر دیا اور حضرت عمر فاروقؓ کو بائیں جانب کر دیا۔ شراب کے ذخیرے کے پاس پہنچ کر لوگوں سے فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا جی ہاں یہ شراب ہے آپؐ نے فرمایا سن لو، اس کے بنانے والے پر، بنوانے والے پر، اس کے پینے والے پر اور پلانے والے پر، اس کو اٹھانے والے پر اور جس کے حکم سے اٹھائی جائے اس پر، بیچنے والے پر، خریدنے والے پر اور اس کی قیمت لینے والے پر اللہ کی لعنت ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری منگوائی اور تیز کرنے کا حکم دیا پھر اپنے ہاتھوں سے تمام مشکیں پھاڑنی اور مٹکے توڑنے شروع کر دیئے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مشکوں اور مٹکوں کو چھوڑ دیجئے یہ دوسرے مصرف میں کام آئیں گے، ارشاد ہوا تمہاری بات ٹھیک ہے لیکن میں تو ان تمام مشکیزوں اور مٹکوں کو چاک کر کے اور توڑ کر کے دم لوں گا، یہ غضب وغصہ اور شدت وسختی محض اللہ کے لئے ہے کیونکہ ان تمام چیزوں سے ربُّ السمٰوات والارض ناراض ہے۔

(ترمذی، بحوالہ ابن کثیر مائدہ)

اطاعت شعاری کا بے مثال اور نادر نمونہ:

اخلاص وصداقت کی بنیادوں پر قائم بے لوث و بے غرض محبت کا یہ اثر ہوتا ہے کہ محبوب کی رضا اور اس کے حکم کے آگے ایک سچے عاشق کی نگاہوں میں کائنات کی کوئی شئ اہمیت نہیں رکھتی۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت اور دیوانگی ووارفتگی کی وہ روشن مثال قائم کی ہے کہ چشمِ فلک نے فرزانگی وجاں نثاری کا حیرتناک منظر اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا اور اس کے بعد بھی صبح قیامت تک عشق ومحبت کی کوئی ایسی مثال قائم نہیں ہوسکتی۔

آپؐ کے اخلاق کریمانہ اور جاں نواز صحبت وتربیت کے نتیجے میں ان نفوس قدسیہ کا ہر فرد آپ ﷺ کے اشارۂ چشم پر نہ صرف سامان دنیا بلکہ اپنی حیات کا ایک ایک لمحہ نثار کردینے میں فخر وسعادت محسوس کرتا تھا، آنحضورؐ کے حکم کے آگے ان کی نظروں میں نہ مال ودولت کی اہمیت تھی نہ ہی جسم وجاں کی حقیقت، آپ ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنا مکمل اقتصادی سرمایہ لمحوں میں ضائع کرکے فرمانبرداری کی روشن مثال قائم کرنے والے حضرت کیسان رضی اللہ عنہ بھی ان ہی سعادت مند لوگوں میں سے ہیں قیامت تک کیلئے جن کی قربانیاں وجاں نثاریاں افق عالم پر رخشندہ وتابندہ ہوگئیں۔ حضرت نافعؒ روایت کرتے ہیں:

عَنْ نَافِعِ بنِ كِيْسانَ أنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ أنهُ كانَ يتَّجِرُ بالخَمْرِ فى زَمَنِ النبّى ﷺ وانهُ اَقْبَلَ مِنَ الشَامِ ومَعَهُ خَمْرٌ فى الزّقاقِ يُرِيْدُبِها التّجارَةَ فَاتىٰ رسولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يا رَسُولَ اللهِ اِنِى جِئتُكَ بِشَرابٍ جَيّدٍ فقال رسول الله ﷺ يا كِيسانُ اِنّها قَد حُرِّمَتْ بَعدكَ قال أفَبيعُها يا رسولَ اللهِ ؟ فقال رسول اللهِ ﷺ اِنّها قَدْ حُرِّمَتْ وحُرِّمَ ثَمَنُها فانطلقَ كيسانُ اِلى الزقاقِ فَأَخَذَ بأَرْجُلها ثمَّ اَهْرَقَها. (مسندامام احمد بن حنبل جلد۴ص ۳۳۵ تفسیر ابن کثیر سورہ مائدہ)

(ترجمہ) حضرت نافع بن کیسان فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت کیسان رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شراب کی تجارت کیا

کرتے تھے ایک بار وہ ملک شام سے واپس آئے تو ان کے ساتھ تجارتی اموال شراب کے بڑے بڑے مٹکوں اور مشکیزوں کی صورت میں موجود تھے جسے وہ تجارت کے طور پر فروخت کرنے کا ارادہ رکھتے تھے مدینہ آنے کے بعد انہیں خبر ملی کہ شراب حرام ہوگئی ہے، پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلے حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ میں آپؐ کی خدمت میں عمدہ ترین اور قیمتی شراب لے کر حاضر ہوا ہوں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اب اس بات میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ تمہارے جانے کے بعد شراب حرام کردی گئی ہے حضرت کیسان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، کیا میں اسے فروخت کردوں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ واقعہ یہ ہے کہ شراب کو بھی حرام کردیا گیا اور اس کے پیسے اور قیمت بھی حرام ہوگئی ہے یہ سن کر حضرت کیسانؓ شراب کے ذخیرے کے پاس پہنچے اور اس کے تمام مٹکوں کے کنڈوں کو کھینچ کر ساری شراب نیچے گرادی۔

اور یوں بادہ وساغر کی رنگین فضاؤں میں میکشی کی سرمستیوں میں شب و روز گذارنے والا زندگی کے پورے معاشی سرمائے کو آپؐ کی رضا کے واسطے یکلخت ضائع کرکے تاریخ عالم کے اوراق پر تعمیلِ حکم کا حیرت انگیز کارنامہ ثبت کرگیا رضی اللّٰہ عنہم وارضاہ۔

مے نوشی کے متعلق پیغمبرِ اعظم کے تہدیدی فرامین:

حیات انسانی کے تمام شعبے میں مذہب اسلام کی تمام ادیان عالم پر تفوق و برتری ایک مسلّمہ حقیقت ہے اور اولیت کی یہی حقیقت اس فعل وعمل میں بھی نمایاں اور آشکارا ہے جو ہماری اس تحریر کا موضوع ہے، پس مے نوشی کے سلسلے میں اسلام نے جو نظریہ پیش کیا ہے اور جس قدر اس کی مضرتیں اور قباحتیں بیان کی ہیں اس کی مثال دنیا کے کسی دوسرے مذاہب میں نہیں ملتی، تاکیدی، تہدیدی اور تربیتی واصلاحی مضامین سے آراستہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے اس کثرت سے ارشادات وفرامین وارد ہوئے ہیں کہ اقوام عالم کے روحانی واخلاقی تمام دستور اس کے آگے آفتاب کے مقابلہ میں ٹمٹماتے

چراغ کی تصویر پیش کرتے ہیں، دامنِ انصاف سے وابستگی کے ساتھ ایک سطحی ذہن رکھنے والا آدمی بھی مذکورہ فرامین کے آئینے میں قیامت تک پیش آنے والے حالات کی جامع ہدایت ورہنمائی حاصل کرسکتا ہے۔

عَنْ بنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھما قال مَنْ شَرِبَ الخَمْرَ فی الدنیا فَلَمْ یَتُبْ منھا حُرِمَھا فی الاٰخِرَۃِفَلَمْ یُسْقَھا۔ (صحیح مسلم باب عقوبۃ من شرب الخمر)

(ترجمہ) ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جس آدمی نے دنیا میں شراب سے اپنی پیاس بجھائی اوراس نے توبہ نہیں کی تو وہ آدمی آخرت میں شراب طہور سے محروم کردیا جائے گا اور وہ اس کے پینے پر قادر نہ ہو سکے گا''۔

عَنْ بنِ عَبّاسِ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ قال قال رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم مُدْمِنُ الخَمْرِ اِنْ ماتَ لَقِیَ اللّٰہَ تَعالیٰ کَعَابِدِ وَثَنٍ. (مسند احمد بحوالہ معارف الحدیث جلد ۶)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا شراب میں ہروقت مدہوش رہنے والا اگراسی حالت میں مرجائے تو خدا کے سامنے اس کی حاضری مشرک وبت پرست کی طرح ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ اُمامَۃَ عَنِ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اَرْبَعَۃٌ لا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلیھم یومَ القِیَامَۃِ عاقٌ ومنّانٌ وَ مُدْمِنُ خَمْرٍ ومَکْذُوبٌ بِقَدْرٍ. (المعجم الکبیر رقم الحدیث ۷۹۳۸)

(ترجمہ) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا چارقسم کے لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے روز پروردگار عالم ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا (۱) ماں باپ کا نافرمان (۲) احسان کرکے پھر جتلانے والا (۳) شراب کا عادی (۴) اور تقدیر کو جھٹلانے والا۔

مسند احمد میں ارشادِ گرامی مذکور ہے کہ جس شخص نے شراب نوشی کی تو اس کی پاداش میں چالیس روز تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اس پر برستی رہے گی، اگر وہ اسی مدہوشی کے عالم میں مر گیا تو اس کی موت کفر کی حالت میں ہوگی ہاں اگر اس نے اس فعل سے توبہ کر لی تو اس کی توبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو جائے گی اور اگر پھر اس نے شراب نوش کر لی تو اللہ عز وجل اس کو جہنمیوں کا فضلہ پلائے گا۔ (ابن کثیر تفسیر سورہ مائدہ آیت ۹۱)

عَنْ بنِ عباسٍ رضی اللّٰهُ تعالیٰ عنهما عن النبی ﷺ قال كُلُّ مُخَمِّرٍ خَمْرٌ و كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ مُسْكِراً بُخِسَتْ صَلاتُهُ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً فَاِن تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَليهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ كانَ حَقاً علیٰ اللهِ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الخِبالِ قِيلَ وما طِيْنَةُ الخِبالِ يا رسولَ اللهِ . قال صَدِيْدُ اَهْلِ النارِ ومن سَقَاهُ صَغِيْراً لا يَعْرِفُ حَلالَهُ مِنْ حَرامِهِ كان حَقاً على اللهِ أن يُسقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الخِبالِ . (ابوداؤد باب شرب الخمر)

> (ترجمہ) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز (جس سے حواس معطل و بےکار ہو جائیں) شراب ہے اور ہر نشہ آور شی حرام ہے۔ جس شخص نے شراب نوشی کی تو اس کی چالیس روز کی نمازیں ضائع و برباد ہو جائیں گی پھر اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیں گے لیکن پھر اگر اس نے اسی طرح چوتھی مرتبہ نوش کی تو اللہ تعالیٰ کا اس پر حق ہے کہ اس کو طینۃ الخبال پلائیں، عرض کیا گیا یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا اہل جہنم کے پیپ، نیز فرمایا جس نے کسی نابالغ لڑکے کو جسے حلال وحرام کی تمیز وشعور نہ ہو شراب پلادی تو اللہ عز وجل کا اس پر حق ہے کہ اسے طینۃ الخبال پلائیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ چوتھی مرتبہ شراب نوشی کے جرم پر چالیس روز کی نماز مردود ہوگی اور اب بارگاہِ الٰہی میں اس کی توبہ کا بھی اعتبار نہ ہوگا اور اللہ

جل شانہٗ اس کو اس فعل کی پاداش میں نہرِ خبال یعنی اہلِ جہنم کے پیپ وخون پلائے گا۔
(سنن ترمذی، مسند احمد، نسائی، مستدرک حاکم، بحوالہ کنز العمال ۱۳۲۰۳)

حضرت منکدر رضی اللہ عنہٗ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جس نے صبح کے وقت شراب نوشی کی گویا شام تک وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا رہا، اسی طرح اگر رات کے وقت شراب نوشی کی تو گویا صبح تک وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا رہا اور جس نے اس قدر مےنوشی کی کہ وہ نشہ میں غرق ہوگیا تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں کریں گے، اور جو اس حال میں مرا کہ اس کی رگوں میں شراب کا اثر تھا تو وہ جاہلیت (کفر) کی موت مرا۔ (ترمذی، کنز العمال ۱۳۲۳۸)

مےنوشی ایمان سے محرومی کا سبب:

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لا يَزنِى الزَانِى حِيْنَ يَزْنِى وَ هُوَ مُؤمِنٌ وَ لا يَسْرِقُ السَارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُوْمِنٌ ولا يَشْرَبُ الخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وهو مومِنٌ وَ لا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَاسُ اليهِ فيها اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُها وَ هُوَ مومِنٌ ولا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَ هُوَ مومِنٌ فَاِيّاكُمْ اِيّاكُمْ. (صحيح بخاری ومسلم)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا زانی زنا کے فعل میں مشغولیت کے وقت ایمان سے نکل جاتا ہے اور چور چوری کرتے وقت، شرابی شراب پیتے وقت، انتہائی بے رحمی سے لوٹ مار کرنے والا اس حال میں کہ اس کے جرم کی وجہ سے لوگوں کی نگاہیں ان کی طرف مرکوز ہوں، اور خیانت کرنے والا خیانت کرنے کے وقت مومن نہیں رہتا بلکہ اس قبیح فعل کے ارتکاب کی حالت میں دائرۂ ایمان سے خارج ہوجاتا ہے، لہٰذا اے ایمان والو! نقش ایمان کو مٹانے والے ان افعال سے اپنے آپ کو بچاؤ اور ان سے محفوظ رہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا جس نے زنا کا ارتکاب کیا یا شراب نوش کی تو اس عملِ سوء کی پاداش میں اللہ تبارک و تعالیٰ اس کا ایمان اس طرح سلب کر لیتا ہے جس طرح کسی شخص سے اس کے کپڑے بدن سے اتر والئے جائیں۔ (مستدرک حاکم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے شراب استعمال کی اس کے ایمان کا نور اس کے پیٹ سے نکل جائے گا۔ (معجم الاوسط للطبرانی کنز العمال باب احکام الخمر)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شراب نوشی کرنے ولا بت پرست کی طرح ہے اور شراب نوش لات وعزیٰ کی عبادت کرنے والوں کی فہرست میں شامل ہے۔ (کنز العمال جلد پنجم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ و تقدس نے جنت الفردوس کو اپنے ہاتھوں سے بنایا پھر اس کو ہر مشرک اور ہر شراب ونشہ آور چیزوں کا رسیا جو ہر وقت مے نوشی کے اثر سے مدہوش رہتا ہے اس کے لئے ممنوع قرار دیدیا ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی، کنز العمال باب احکام الخمر)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے شراب نوشی کی وہ قیامت کے روز پیاسا حاضر ہوگا۔

(مسند احمد، کنز العمال باب احکام الخمر)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اس حال میں دنیا سے رخصت ہوا کہ اس نے شراب نوشی کی تھی وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ تاریک ہوگا تاریک پیٹ ہوگا، اس کی زبان سینے پر لٹک رہی ہوگی اور لوگ اس سے نفرت کرتے ہوں گے۔ (کنز العمال ۱۳۲۴۰)



رقص وسرود

مے نوشی نزولِ عذاب کا پیش خیمہ:

حضرت ابوامامہ ؓ حضورِ اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اس امت کی ایک جماعت ایسی ہوگی جو پوری رات شراب پینے لہو ولعب اور رقص وسرود میں مست رہے گی، جب صبح ہوگی تو وہ اس حال میں ہوں گے کہ ان کی شکلیں مسخ ہو چکی ہوں گی او روہ بندر اور خنزیر کی شکلوں میں بدل گئے ہوں گے، ان کے اوپر پتھروں کی بارش ہوگی، انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا یہاں تک کہ صبح کے وقت لوگوں کے درمیان یہ بات گشت کرے گی کہ فلاں قبیلہ زمین کا لقمہ بن چکا ہے اور فلاں کا گھر زمین میں دھنس گیا ہے، آسمان سے ان پر تیز وتند طوفانی ہوائیں چلائی جائیں گی جس طرح قومِ لوط پر بھی بھیجی گئی تھی ان کے بعض قبیلوں اور بعض گھروں پر، اور قوم عاد کی طرح ان پر بھی وحشتناک، خیر سے خالی آندھیاں بھیجی جائیں گی جس نے قوم عاد کو ہلاک کیا تھا۔ (بیہقی فی شعب الایمان ۵۶۱۴)

حضرت مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں ایک جماعت شرابوں کے ناموں کو بدل کر نوش کرے گی ان کے سروں پر موسیقی کے آلات ہوں گے، ان کے پاس گانے والی عورتیں نغمہ سرا ہوں گی، رقص وسرود کے باعث ربِ کائنات انہیں زمین میں دھنسا دیں گے اور ان میں بہت سے لوگوں کی صورتیں بندر اور خنزیر کی شکلوں میں تبدیل کر دی جائیں گی۔ (شعب الایمان للبیہقی ۱۳۱۶۷)

عذابِ الٰہی کی پیشین گوئی جو آپؐ کی زبان سے ظاہر ہوئی ہے جس کی طرف آج کا انسان بلکہ دورِ جدید کا مسلمان بھی عام طور پر سر سے پاؤں تک غرق ہے آپ ﷺ کے ارشادات کا حقیقتاً مصداق ہے۔

انسانوں کے اخلاق سوز اعمال کی منظر کشی کا مزید ایک نمونہ حضرت انسؓ کے حوالے سے ملاحظہ ہو:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس امت میں پچھلی امتوں کی طرح زمین میں بستیوں کے دفن ہونے، پتھروں کی بارش اور شکلوں کی تبدیلی ومسخ کے عبرتناک واقعات ضرور رونما ہوں گے، یہ اس وقت ہوگا جب لوگ شراب میں مدہوش ہوں گے، رقاصاؤں کو رکھیں گے اور گانے بجانے کی محفلیں سجائیں گے۔(ابن ابی الدنیا فی ذم الملاھی، کنز العمال ۱۳۱۶۸)

دنیا میں مے نوشی کے جرم کی قانونی سزا:

شریعتِ اسلام نے شراب نوشی کے مہلک مرض سے معاشرے کو پاک کرنے کے لئے محض زبانی وعظ ونصیحت اور اخروی زندگی میں شراب نوشی کے باعث عذاب و خسران اور محشر کی ہولناکیوں کی منظر کشی کرنے والے تہدیدی مضامین پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ اسلامی تعلیمات و پیغامات صفحۂ وقرطاس کی زینت کے ساتھ ساتھ ہر عہد کی مملکتِ اسلامی میں عملی طور سے بھی جاری و نافذ رہے ہیں، پس پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے آفاقی اصولوں کی بنیاد پر ناقابلِ تردید اخلاقی وقانونی تمام پہلوؤں کے لحاظ سے جرمِ میکشی پر قدغن لگائی ہے، تعلیمات اسلام کے باوجود اور ربِ کائنات کے سامنے محشر میں حاضری کے عقیدے کے باوصف فعلِ حرام کے مرتکبین کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سزا مقرر کی تاکہ معصیت کے احساس سے عاری عادی مجرمین کے قلوب میں مَے نوشی کی جرأت و جسارت بال و پر نہ نکال سکے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مسعود میں جب اس گناہ کا مجرم گرفتار ہوکر آتا تو آپؐ کے حکم سے صحابہ، تھپڑ، جوتے، رسیوں کے کوڑے اور کھجور کی ٹہنیوں سے اس کی تنبیہ کرتے چونکہ آپؐ کے زمانے میں اس جرم پر کوئی متعین سزا نافذ نہیں تھی اس لئے مذکورہ ذرائع کے علاوہ چالیس اور اسی کوڑے کا بھی ذکر موجود ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب اس گناہ کے عادی لوگوں میں اصرار ہوا اور ترک

مَے کشی میں کوتاہی اور تساہلی پیدا ہوئی تو آپؓ نے صحابۂ کرام کے مشورے سے اسّی کوڑے کی سزا مستقل طور پر مقرر کردی۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں:

عَنْ اَنسِ بنِ مالکٍ اَنّ النّبی صلی الله علیه وسلم اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الخَمْرَ فَجَلَدَهٗ بِجَرِیْدَتَیْنِ نَحْوَ اَرْبَعِیْنَ قَالَ وفَعَلَهٗ اَبُوْ بَکرٍ فَلمّا کَانَ عُمَرُ اِستِشَارَ الناسَ فَقال عَبْدُ الرحمٰن اَخَفُّ الوُرُودِ ثَمَانِیْنَ فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ .

(ترمذی باب حدالخمر رقم الحدیث۴۴۵۲)

(ترجمہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے انگور کی شراب نوش کی تھی آپؐ نے اسے دو چھڑیوں سے چالیس بار مارا، حضرت انسؓ فرماتے ہیں حضرت ابو بکر نے بھی اسی طرح کیا جب حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا کم از کم اسّی کوڑے ہیں پھر حضرت عمرؓ نے اسی تعداد کا حکم دے دیا۔

عَنْ عَبدِالرَحمٰنِ بنِ الاَزْهَرِؓ قَالَ کَاَنّی اَنظُرُ إلیٰ رسولِ الله ﷺ إذ اُتِیَ بِرَجُلٍ قد شَرِبَ الخَمْرَ فقالَ للناسِ اِ ضْرِبُوهٗ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالنِعَالِ ومنهُم مَنْ ضَرَبَهٗ بالعَصاوَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بالمُنِیْخَةِ ثُم اَخَذَ رسولُ اللهِ ﷺ تُرَاباً مِنَ الأَرْضِ فرمیٰ بهٖ فی وَجْهِهٖ . (ابوداؤد باب حد شرب الخمر)

(ترجمہ) حضرت عبدالرحمٰن بن از ہر فرماتے ہیں وہ منظر گویا آج بھی میری نگاہوں کے سامنے ہے جو میں نے ایک مرتبہ دیکھا تھا کہ ایک شخص جس نے شراب نوشی کا جرم کیا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اسے مارو تو ہم میں سے بعض حضرات نے اسے جوتوں سے بعض نے لاٹھیوں سے اور کچھ لوگوں نے کھجور کی شاخوں سے پٹائی کی پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

زمین سے مٹی اٹھائی اوراس کے چہرے پر ڈال دی۔

عَنْ اَبی هُرَیْرَة رضی الله عنهُ أنّ رَسولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فقالَ اِضْرِبُوْهُ فقال ابوهُرَیرَةَ فَمِنّا الضَارِبُ بِیَدِهٖ وَالضَارِبُ بنعْلهٖ والضَارِبُ بثوبهٖ فلما انصَرَفَ قَالَ بَعْضُ القَومِ اَخْزَاکَ اللهُ فقالَ رسولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم لا تقولوا هٰکذالا تُعینوا علیه الشیطانُ . (ابوداؤد باب حد شرب الخمر ۱۰۶۴)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب استعمال کی تھی آپؐ نے حکم دیا اسے مارو حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں پس ہم میں سے کچھ لوگوں نے تو اپنے ہاتھوں سے مارا اور کچھ لوگ اپنے جوتوں سے مار رہے تھے جب فارغ ہو گئے تو بعض حضرات نے کہا اللہ تجھے رسوا کرے، اس حقارت آمیز اور بددعائیہ جملے پر رحمۃ اللعالمین نے فرمایا اس طرح کے جملے نہ کہو اور شیطان کو اس پر مدد نہ دو۔

اس واقعہ کے متعلق بعض راویوں نے کچھ اس طرح اضافہ بھی کیا ہے کہ مارنے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اس کے فعل پر زجر و توبیخ کرو لوگ اس شخص کی طرف متوجہ ہو گئے اور کہنے لگے تو اللہ سے خوف نہیں کرتا؟ اور تجھے رسول اللہ ﷺ سے شرم نہیں آتی؟ پھر اسے چھوڑ دیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایسا مت کہو بلکہ یوں کہو کہ اللہ اس کی مغفرت فرمائے، اللہ اس پر رحم فرمائے۔ (سنن ابی داؤد رقم الحدیث ۱۰۶۵)

حضرت معاویہ بن سفیانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب لوگ شراب نوشی کریں تو انہیں کوڑے مارو، اگر دوبارہ اس جرم میں ملوث پائے جائیں تو پھر کوڑے مارو تیسری بار اس لعنت میں مبتلا ہوں تو کوڑے مارو، اور اگر اس کے بعد بھی باز نہ آئیں اور اس گناہ میں مبتلا ہوں تو انہیں قتل کر ڈالو۔ (ابوداؤد باب حد شرب الخمر رقم ۱۰۶۹)

شراب نوشی اشراک فی اللہ کے بعد سب سے بدترین معصیت:

حضرت عطا ابن رباح رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے نزدیک نشہ خوری زنا کرنے سے زیادہ برا عمل ہے اور نشہ خوری چوری کرنے سے زیادہ قبیح فعل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مے نوش پر ایک لمحہ ایسا آتا ہے کہ اس وقت وہ اپنے رب کو بھی نہیں پہچانتا۔ (بیہقی فی شعب الایمان رقم الحدیث ۵۶۰۰)

گذشتہ سطور میں یہ بات رقم کی جا چکی ہے کہ فرامینِ رسول اکرم کی روشنی میں مَے نوش اپنے اس فعل قبیح کے باعث بت پرست اور مشرک کے پست درجہ پر آجاتا ہے، اس کی نمازیں مقبول نہیں ہوتیں، اس پر اللہ کی ناراضگی اور لعنت برستی ہے، اس فعل کے اصرار پر اسلام کے نزدیک اس کی زندگی کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا ہے، نشہ کی کیفیت میں اس کی موت کفر کی صورت میں ہوتی ہے لہٰذا دلوں کی دنیا میں جہاں احساس کی ذرا بھی رمق ہو، خوف ودہشت کا طوفان پیدا کر دینے والی روایات کی کثرت کے بعد مزید شک کا کوئی پہلو باقی نہیں رہ جاتا ہے کہ مے نوشی حقیقت میں تمام معصیتوں میں بدترین گناہ اور سنگین جرم ہے، اس غلط روش کا عادی پوری طرح سے شیطان کے نجس ہاتھوں کا کھلونا اور آلۂ کار بن جاتا ہے پھر جس طرح چاہتا ہے شیطان اسے نچاتا ہے اور اپنی مرضی کے مطابق تمام فتنوں اور فسادوں کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اس روایت کے آئینے میں میکشوں کا کردار دیکھیں:

حضرت قتادہ بن عیاش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بندہ جب تک شراب نہ پیئے اپنے دین کی وسعت وکشادگی میں رہتا ہے لیکن جب وہ شراب کو منھ لگا لیتا ہے تو اللہ جل مجدہٗ اس کا پردہ چاک کر دیتا ہے پھر شیطان اس کا دوست بن جاتا ہے، اس کا کان، اس کی آنکھ اور اس کا پاؤں بن جاتا ہے جس سے وہ چل کر ہر برائی کی طرف جاتا ہے اور اس کا یہ نام نہاد دوست تمام خیر وبھلائی سے اس کو روکے رکھتا ہے۔
(شعب الایمان للبیہقی رقم ۱۳۱۶۵)

حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں اثنائے مجلس سب سے مہلک برائے جسم وایمان اور بدترین گناہ کے بارے میں تبصرہ ہونے لگا کہ اکبرالکبائر کا مصداق کون سا گناہ ہے؟ کسی نے کہا حضرت عمرو بن العاصؓ اس کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں حضرت ابوبکرؓ نے انہیں بلایا جب وہ آئے تو پوری صورت حال سے ان کو مطلع کیا گیا تو حضرت عمرو بن العاصؓ نے یہ سن کر اکابرِ صحابہ کی مجلس میں آپؐ کے فرمان کو سنایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بدتر، قبیح اور سب سے بڑا گناہ نشہ خوری ہے، یہ سن کر تمام حاضرینِ مجلس فرطِ مسرت سے اچھل پڑے پھر حضرت عمرو بن العاصؓ نے اس واقعہ کا تذکرہ کیا جو انہوں نے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ بنی اسرائیل کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے ایک شخص کو گرفتار کیا پھر رہائی کی یہ صورت اس کے سامنے رکھی کہ چار برائیوں میں سے کم از کم ایک کو اختیار کرے اور خلاف ورزی کی صورت میں قتل کا حکم بھی سنایا، اس شخص نے اپنی جاں بخشی کے لئے چار برائیوں میں سے شراب کا انتخاب کیا کہ بادی النظر میں زنا، قتل جیسے سنگین جرم کے مقابلے میں یہ برائی خفیف اور ہلکی معلوم ہوئی، لیکن اس کے علی الرغم اس ہلکے فعل نے اپنا وہ اثر دکھایا کہ اس کے لئے تمام برائیوں کے راستے ہموار کر دیئے۔ پس شراب نوشی کے بعد حالتِ نشہ میں عصمت ریزی بھی کی، اور قتل کے جرم میں بھی ملوث ہو گیا۔ (مستدرک حاکم رقم الحدیث ۷۲۳۶)

شراب تمام برائیوں کا سرچشمہ:

عقل وخرد اور شعور واحساس سے عاری اور بیگانے کی نگاہوں میں نیکی اور بدی اور روشنی وتاریکی دونوں برابر ہیں اور ایک عام شخص پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ حیوانیت کی اس تشویشناک اور پستی کی انتہائی سطح پر پہنچے کا سب سے بدترین اور مؤثر ترین سبب اور ذریعہ شراب نوشی ہے، یہی وجہ ہے کہ مَے نوش ایمان، اخلاق، شرافت ومروت، عبادت معرفت غرض ساری صفات انسانی سے محروم ہو کر شیطان کا غلام، اس کا دوست، اس کا بھائی اور تمام اعمال وکردار میں اس کا نمائندہ بن جاتا ہے، شراب نوشی کے انسانیت سوز اثراتِ بد سے

مثلِ آفتاب واقفیت کے باوجود مذہبی رہنماؤں سے لے کر عام افراد تک ساری دنیا اس کے جام میں ڈوبی ہوئی تھی، مگر قربان جایئے محسنِ انسانیت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپؐ نے اس قدر واضح لفظوں میں اس کی برائیاں اور اس کے مہلک اثرات سے انسانی دنیا کو آگاہ کیا، گویا آنے والے زمانوں میں اس کے ذریعہ رونما ہونے والی تباہیوں کا المناک منظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں کے سامنے موجود تھا اقوامِ عالم کی ماہر نفسیات و اخلاق جماعتوں نے جس طرح سے مئے مذکور کے مضر اثرات اور تمام برائیوں کا سرچشمہ ثابت ہونا دور حاضر میں دریافت کیا ہے انسانیت کے محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ساڑھے چودہ سو سال قبل، مفتاح الشرور، ام الفواحش اور ام الخبائث کے جامع الفاظ میں دنیائے انسانیت کے سامنے پیش کر دیا تھا، زبان و ادب پر سطحی نگاہ رکھنے والوں پر بھی مخفی نہیں ہے کہ اس سے خوبصورت اور جامع اسلوب و تعبیر برائیوں کے احاطہ کے لئے ممکن نہیں، بلا شبہ یہ آپؐ کی نبوت کامل کی واضح دلیل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و حقانیت کا روشن ترین ثبوت ہے، معاشرے میں فساد و بگاڑ پیدا کرنے والی خرافات سے آشنا کرنے والی ذیل کی روایتوں کی آفاقیت و صداقت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شراب ام الفواحش اور اکبر الکبائر تمام بے حیائیوں کی جڑ اور تمام گناہوں کا سرچشمہ ہے جس نے شراب نوشی کی اس کا نماز سے کوئی سروکار نہیں ہوتا ہے وہ اپنی ماں اور اپنی پھوپھی اور اپنی خالہ کے ساتھ بھی انسانیت سوز حرکت اور بدکاری کر سکتا ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، کنز العمال رقم ۱۳۱۸۲)

عَنْ ابنِ عَباسٍ رضی اللہُ تعالیٰ عنهما قَالَ سَمِعْتُ رسولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم یَقُولُ الخَمرُ أُمّ الفَواحِشِ وَ اَکْبَرُ الکَبائِرِ مَنْ شَرِبَها وَقَعَ علیٰ اُمهٖ و خَالَتِهٖ وَعَمّتِهٖ . (مجمع الزوائد ج ۵/۷۰، الترغیب والترهیب ج ۳/۱۰، معجم الکبیر للطبرانی، کنز العمال رقم الحدیث ۱۳۱۸۱)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شراب ام الفواحش اور گناہوں میں بدترین معصیت ہے اور جس نے شراب نوشی کی وہ اپنی ماں اپنی پھوپھی اور اپنی خالہ سے بھی شرمناک بدکاری کا مرتکب ہوسکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شراب ام الخبائث یعنی تمام گناہوں اور جرائم کا سرچشمہ ہے جس نے شراب نوشی کی اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ اس حال میں مرا کہ شراب اس کے پیٹ میں موجود تھی یعنی نشہ کی حالت میں اس پر موت طاری ہو جائے تو وہ جاہلیت (کفر وشرک کی حالت) کی موت مرا۔(المعجم الاوسط للطبرانی، کنز العمال رقم ۱۳۱۸۳)

اجتناب خمر کا تاکیدی حکم:

عَنْ اَبِی الدَّرداءِ رَضی الله عنه قال اوصانی خَلیلی صلی الله علیه وسلم اَن لّا تُشْرِک باللهِ شَیئاً وَإن قُطِّعْتَ اَو حُرِّقْتَ ولا تترُکْ صلاةً مَکْتوُبَةً مُتعَمّداً فَمَنْ تَرَ کَها مُتعَمّداً فقَدْبَرِئَتْ مِنهُ الذِّمَّةُ ولاتَشْرِبُ الخَمْرَ فإنها مِفْتاحُ کلِّ شرِ . (ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان رقم ۵۵۸۹)

(ترجمہ) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے دوست نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اگرچہ تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے، اور جان بوجھ کر کبھی فرض نماز کو ترک نہ کرنا جس نے دانستہ طور پر فرض نماز کو نظر انداز کر دیا یقیناً اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ بری ہو جاتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے اور تم شراب کبھی نوش مت کرنا اس لئے کہ شراب تمام برائیوں کی کنجی ہے۔

شراب نوشی کا عبرت خیز انجام:

شراب نوشی کے برے ثمرات اور اخلاق سوز انجام سے امت مسلمہ کو خبردار

کرنے کے لئے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک عابد وزاہد شخص کا عبرتناک واقعہ بیان کیا ہے جس کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے میں ذکر کیا ہے کہ تمام برائیوں کی جڑ یعنی شراب سے اجتناب کرو تم سے پہلی امتوں میں ایک عبادت گذار شخص تھا جو زہد وتقویٰ کے بلند مقام پر فائز تھا دنیا اور دنیا کی دلفریبیوں سے کنارہ کش رہ کر بذریعہ نکاح بھی عورتوں سے قربت کا قائل نہیں تھا اتفاقاً اس کو ایک بدچلن گمراہ عورت اثنائے راہ مل گئی جس نے ان کو گمراہی وضلالت کی تاریکیوں میں داخل کرنے کا فیصلہ کرلیا، پھر عورت نے اس بزرگ کے پاس اپنے خادم کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ ایک گواہی اور شہادت کے لئے آپ کی سخت ضرورت ہے، میری مالکہ نے آپ کو یاد کیا ہے وہ بزرگ آدمی اس کی دعوت پر اس کے یہاں پہنچ گیا محل نما مکان کے جس حصے میں وہ شخص داخل ہوتا دروازہ مقفل ہوجاتا یہاں تک کہ کئی دروازوں کو عبور کرنے کے بعد وہ شخص عورت کے پاس پہنچ گیا دیکھا تو یہاں معاملہ تشویشناک تھا، عورت تزئین وآرائش کے تمام سامانوں سے آراستہ تھی اس کے قریب ہی ایک لڑکا اور شراب کی صراحیاں وجام ساغروں سے چھلک رہے تھے، عورت نے حقیقت کا اظہار کیا اور کہا میں نے آپ کو کسی گواہی وغیرہ کے لئے نہیں بلایا ہے بلکہ میرا مقصد کچھ دوسرا ہے اب یا تو تم اس لڑکے کو قتل کردو یا اس شراب سے اپنی پیاس بجھالو یا سیہ کاری کرکے میری جنسی ہوس پوری کرو اور اگر تم نے انکار کیا تو میں شور مچا کر تمہیں رسوا کردوں گی، جب اس شخص نے دیکھا کہ اب میری عزت وایمان خطرے میں ہے اور اس مصیبت سے نکلنے کا کوئی راستہ بھی نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں ہلکے جرم کو دیگر برائیوں کے مقابلے میں اختیار کرلوں اور قتل وزنا سے محفوظ ہوجاؤں اس خیال نے اسے مےنوشی پر آمادہ کردیا یہاں تک کہ اس نے جام کا مطالبہ کردیا، عورت نے اسے شراب پلائی دوبارہ مانگا عورت نے دوبارہ پلایا حتی کہ نشہ میں بالکل مخمور ہوگیا، جسم میں موجود ہوس کی دبی ہوئی چنگاری لمحوں میں شعلہ بن گئی اور پھر اس متقی کا تقویٰ وپاکیزگی اس کی ذات سے اس طرح رخصت ہوئے گویا ان صفات سے اس کا وجود ہمیشہ سے ناآشنا تھا نشہ کی حالت میں

اس نے عورت کی عصمت ریزی کی اور اس شرم ناک فعل کا بچشمِ خود شاہد بچہ کو بھی قتل کر دیا۔

معلوم ہوا کہ شراب تمام فتنوں اور تمام برائیوں کی جڑ اور فسادات کی بنیاد ہے لہٰذا شراب سے اجتناب کرو یقیناً خدائے بزرگ و برتر کی قسم ایمان اور دائمی شراب نوشی ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے ایک آدمی کے سینے میں کبھی بھی، ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ دونوں میں ایک دوسرے کو باہر نکال دے کہ شراب نوشی زندگی میں ہے تو ایمان نہیں اور دل میں ایمان کی موجودگی میں مے کشی کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ (خلاصہ از شعب الایمان للبیہقی ۵۵۸۶)

منشیات کی جدید اقسام سے متعلق اسلام کا تصور:

چھٹی صدی کا عیسوی عرب معاشرہ بادۂ وساغر سے لطف اندوز ہو کر لذت کام و دہن کی جس منزل پر پہنچ چکا تھا اس کی آخری سطح یا آخری معیار مختلف پھلوں اور میوہ جات سے کشیدہ شدہ عرق پر قائم تھا اور یہی انگور کا عرق اور کھجور، کشمش، جو، گندم کا نچوڑا ہوا پانی مدہوشی اور سرمستی کی کیفیت فراہم کرتا تھا، اس عہد کے تمدنی ماحول کے مطابق آنحضور ﷺ کی لسانِ مبارک سے نشہ خوری کے سلسلے میں اس کی قباحت و شناعت پر مشتمل جو تعلیمات صادر ہوئیں عام طور سے لفظ خمر کی صورت میں زیادہ تر منظر عام پر آئیں جس سے یہ شبہ پیدا ہوسکتا تھا کہ اسلامی تعلیمات میں نشہ خوری پر ممانعت محض حرمتِ خَمر کو شامل ہے، دورِ حاضر کی جدید اشیائے منشیات اس کے تہدیدی فرامین کی زد میں نہیں آتیں، اس لحاظ سے دوسری اشیائے منشیات جو معروف شراب کے علاوہ ہیں کی حرمت مشکوک ہے، اسی فلسفہ کی بنیاد پر بعض بیمار ذہنیت کے حامل انہیں حرام کی فہرست میں شامل کرنے کے قائل نہیں ہیں۔

مگر چونکہ اسلامی نظام مخصوص حالات کی پیداوار یا کسی فلسفی و دانشور کے تخیل کی پرواز اور کسی مصلح کی دماغ سوزی کا نتیجہ نہیں بلکہ وہ آفاقی ہونے کے ساتھ ہی آسمانی دستور بھی ہے جس کی وسعتیں صبح قیامت تک کے تمام ادوار کے انقلابات و حوادثات اور نت نئے ترقی یافتہ مظاہر پر حاوی ہیں بس اس غیر فانی اور لامحدود نیز فطرت انسانی سے ہم آہنگ اصول و نظام کی روشنی میں قطعاً یہ ممکن نہیں تھا کہ محسنِ انسانیت ﷺ کی جاوداں رہنمائی سے

انسانی زندگی کا کوئی گوشہ تشنہ کام رہ جاتا، پس فکر ونظر کی صحت کی روشنی میں مطالعہ کے بعد یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ فرامینِ رسول ﷺ کے وہ حصے جو بادی النظر میں لفظ خمر کو شامل ہیں بجائے خود قیامت تک ظہور پذیر ہونے والی تمام ادویات نشہ آور کی حرمت کے لئے کافی ہیں کہ جس علت وسبب کی بنیاد پر معروف انگوری شراب ممنوع ہے وہی سبب سکرات، تمام نشہ آور ادویات میں موجود ہے تاہم تحقیق ودریافت اور حیرت انگیز ایجادات کی راہ سے در آنے والی منشیات کی جدید اقسام اور ان کے ذریعے معاشرے میں فتنہ وفسادات کے سارے امکانات کے سدّ باب کیلئے آپ ؐ نے اس قدر دوٹوک اور واضح الفاظ میں آئندہ زمانوں میں رونما ہونے والی تمام نشہ آور چیزوں کی مذمت اور حرمت بیان کی ہے کہ مزید ان ارشادات کی توضیح وتشریح شاید ان میں ابہام وپیچیدگی پیدا کر دے، پس دورِ حاضر میں ہوسنا کیوں کی تسکین کے لئے مختلف متنوع ناموں اور صورتوں میں جس قدر بھی اشیاء منشیات مثلاً افیون، کوکین، بھنگ، چرس، ڈرگ، ایم ڈی ٹیبلیٹ اور سفوف وغیرہ رائج اور مستعمل ہیں وہ تمام کی تمام ذیل کے فرامینِ عالیہ کی روشنی میں قطعاً ناجائز اور حرام ہوجاتی ہیں، روز مرہ کے مشاہدات اور باوثوق ذرائع کی بنیاد پر بلاخوفِ تردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ نشہ کی حدت اور مہلک جراثیم کی موجودگی کے باعث بہ نسبت مروجہ شراب کے مذکورہ منشیات کی حرمت وشناعت دوچند ہوجاتی ہے کہ اعلیٰ انسانی قدروں کی بیخ کنی اور دنیائے انسانیت کو تباہی وبربادی کے دہانے پر کھڑا کرنے میں جدید اشیا نشہ آور کا کردار زیادہ نمایاں ہے:

عَنْ جَابِرٍ رضی اللهُ عنهُ قال رَسولُ اللهِ صلی اللهُ علیه وسلم ما اَسْکَرَ کَثِیْرُهٗ فقَلِیْلُهٗ حَرامٌ . (ابن حبان، ابوداوٗد رقم الحدیث ۲۸۲)

(ترجمہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ لاتی ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللهُ عنها قالتْ سُئِلَ رسولُ اللهِ صلی اللهُ علیه وسلم عَنِ البِتْعِ فقال کل شرابٍ اَسْکَرَ فهو حَرامٌ . (ابوداوٗد باب شرب الخمر

۲۸۳/صحیح مسلم رقم ۵۲۱۱)

(ترجمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہر وہ مشروب جو نشہ آور ہو حرام ہے۔

عن ابن عمر رضی الله عنه قال ولا اَعْلَمُهٗ إلا عن النّبیِ صلی اللهُ علیه وسلم قالَ کلُّ مسکرٍ خَمْرٌ وکلُّ خَمْرٍ حرام.

(صحیح مسلم باب بیان ان کل خمر حرام رقم ۵۲۲۱)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں سیکھا سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آپؐ نے ارشاد فرمایا ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

عن ابی موسیٰ قال بَعَثَنِی النبیُ ﷺ اَنا ومعاذَ بنَ جَبلٍ الی الیمَنِ فَقلتُ یا رسولَ اللهِ اِنَّ شَراباً یُصْنَعُ بِاَرْضِنا یقالُ لهٗ المِزَرُ مِنَ الشَعیرِ وشراباً یُقالُ لهٗ البِتْعُ منَ العسَلِ فقالَ کل مسکرٍ حرامٌ . (صحیح مسلم باب المذکور رقم ۵۲۱۴)

(ترجمہ) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اور معاذ بن جبلؓ کو یمن کے علاقے کی طرف بھیجا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے علاقے میں ایک شراب جو سے بنائی جاتی ہے جسے مِزَر کہا جاتا ہے اور ایک شراب شہد کی بنائی جاتی ہے جس کو بتع کہا جاتا ہے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

عَنْ عَبد الله بنِ عمر وٍ انَّ نبیَّ اللهِ صلی الله علیه وسلم نَهیٰ عن الخَمْرِ والمَیْسِرِ والکوبَةِ والغُبَیْراءَ وقالَ کُلُّ مُسْکرٍ حَرامٌ .

(ابوداؤد رقم ۲۸۶/مسند احمد، ابن ماجہ، البیہقی)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شراب، جوئے، موسیقی اور جوا سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ ہر نشہ آور شئے حرام ہے۔

عن اُمِّ سَلَمَةَ قالتْ نَهیٰ رَسولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم عَنْ کُلِّ مُسْكِرٍ وَ مُفْتِرٍ . (سنن ابی داوٗد)

(ترجمہ) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور فتور پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز سے فُرق (ایک پیمانے کا نام) بھر کر پینے سے نشہ حاصل ہو اس کا ایک چلّو بھی حرام ہے۔ (سننِ ابی داوٗد)

عَنْ مالکِ بنِ مریَمَ قالَ دَخَلَ عَلینا عبدُالرحمنِ بنِ غَنِمُ فَتَذَاکَرْنا الطِلاءَ فقالَ حَدّثَنِیْ ابو مالکِ الاشعَریؓ انهُ سمعَ رسولَ اللهِ ﷺ یقولُ یَشْرَبَنَّ ناسٌ مِنْ اُمّتی الخَمْرَ یَسُمّونَها بِغَیْرِ اِسْمِها. (سنن ابی داوٗد)

(ترجمہ) حضرت مالک بن مریمؒ فرماتے ہیں ہمارے پاس ایک مرتبہ عبدالرحمٰن بن غنم تشریف لائے تو ہم نے آپس میں طلاء (ایک خاص قسم کی انگوری شراب جو آگ پر پکائی جاتی ہے) کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا مجھ سے ابو مالک اشعریؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ ضرور شراب نوش کریں گے مگر اس طرح کہ اس کا کوئی دوسرا نام رکھ لیں گے۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا سن لو، ہر نشہ آور شئے حرام ہے اور ہر وہ شئے جو بے جان اور بے حس کر دے حرام ہے اور جس شئے کی کثیر مقدار حرام ہے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے اور ہر وہ چیز جو عقل کو مختل اور ناقص کر دے حرام ہے۔
(المعجم الکبیر للطبرانی، کنز العمال رقم الحدیث ۱۳۳۷۳)

جدید منشیات کے بارے میں نرم گوشہ رکھنے والی اور مروجہ ومعروف شراب کے مقابلہ میں مذکورہ منشیات کو سنگینی کے لحاظ سے اہون اور کم درجہ شمار کرنے والی بیمار ذہنیت کی اصلاح اور علاج کے لئے درج بالا روایتوں میں بہت کچھ سامان موجود ہے اگر انصاف اور

وسیع الذہنی سے اس کا مطالعہ کرے۔

شراب نوشی حسنِ بندگی سے محرومی کا سبب:

انسان کی عظمت وسعادت، فیروز مندی وخوش بختی کے لئے اس سے بڑی کوئی چیز نہیں ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک کا حقیقی بندہ بن جائے کہ حسنِ بندگی ہی درحقیقت انسان کی معراج ہے، بندگی کے اسی محفوظ حصار کو توڑ کر جب کوئی شخص نفس کی پسندیدہ راہوں کا انتخاب کرتا ہے تو منطقی طور پر فخر وغرور اور گھمنڈ وتکبر کی کھائیوں میں گرتا چلا جاتا ہے پھر ایک لمحہ ایسا آتا ہے کہ انہیں غیر انسانی صفات کے باعث اس کے دل میں خالقِ کون ومکاں سے ہمسری کا جذبہ انگڑائیاں لینے لگتا ہے نتیجتاً قہر آسمانی کی بے رحم موجوں میں اس کی زندگی کا سفینہ ڈوب کر دنیا والوں کے لئے نشانِ عبرت بن جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ رب العالمین کی بارگاہ سے نوع انسانی پر عائد فرائض وواجبات کی مختلف صورتیں بندگی کا مظہر قرار پائیں تاکہ انسانی وجود شاہراہِ حیات کی کسی منزل پر بھی احکم الحاکمین کی حاکمیت اور اپنے خاکی وجود کی عاجزی ومحتاجی کے احساس سے خالی نہ رہے، یہی وہ ارتقا کا راز ہے جس کے باعث محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کی جبینِ مبارک دوجہان کی سروری وشہنشاہی کے باوجود معبودِ حقیقی کی بارگاہ میں ہمہ وقت سجدہ ریز رہتی ہے، اعضائے جسمانی کو سکون وفرحت بخشنے والی خنک وجاں نواز راتوں کے تمام لمحوں پر محیط آپؐ کے سجدہائے گراں مایہ نے اس سربستہ راز سے پردہ اٹھایا کہ انسان کا عروج وارتقا، اس کی فلاح وکامرانی درحقیقت عبدیت کے اظہار اور فنائیت کے جذبات میں پوشیدہ ہے، اور نشہ خوری انسان کو اسی احساس عظیم سے محروم کر کے عبدیت کے بلند وبالا مقام سے گرا دیتی ہے اور پھر شیطان کی صفوں میں لا کھڑا کرتی ہے پھر وہ خود کو آسمانوں میں اور خیالوں کی جنت میں موجود پاتا ہے اور خود کو ہفتِ اقلیم کا مالک اور بادشاہ تصور کرتا ہے، پروردگار کا خیال دل سے محو ہو جاتا ہے اس کی نظروں میں عبادتیں کوئی اہمیت نہیں رکھتیں اور اگر کچھ توجہ بھی ہوئی تو بارگاہ رب العالمین میں مقبولیت سے محرومی رہتی ہے، اس کو کسی بھی نیک عمل کی

توفیق نہیں ہوتی ، بلکہ وہ مکمل طور پر ابلیس کا غلام اور اس کا کارندہ بن جاتا ہے، اسی کی وضاحت قرآن کریم نے کی ہے:

وَيَصُدُّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَعَنِ الصَلوٰةِ (سورہ مائدہ) نشہ خوری کی وجہ سے شیطان کا ایسا زبردست غلبہ ہوجاتا ہے کہ وہ اللہ کی یاد اور نماز جیسی عظیم عبادت سے بھی محروم کردیتا ہے۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابلیس ایک مرتبہ کہنے لگا کچھ چیزوں میں اولاد آدم نے مجھے عاجز و ناکام کردیا ہے مگر وہ تین چیزوں میں مجھے ہرگز ناکام و نامراد نہیں کرسکتے ، جب ان میں سے کوئی نشہ میں ہوتا ہے تو اس وقت ہم اس کی ناک کی نکیل سے اسے پکڑتے ہیں اور ہم جہاں چاہتے ہیں اسے لے جاتے ہیں اس وقت وہ ہمارے لئے وہی عمل کرتا ہے جسے ہم پسند کرتے ہیں اور اس وقت جب وہ غصہ کی انتہا پر ہوتا ہے وہ ایسی باتیں کہتا ہے جس کو وہ جانتا بھی نہیں ہوتا ہے اور ایسا کام کرتا ہے جس کے بعد ندامت لازمی ہے اور ان چیزوں میں بخل کرتا ہے جو اس کے ہاتھ میں ہے، اور ڈراتا ہے ان چیزوں سے جس پر اس کو خود قدرت نہیں ہوتی ہے۔

(شعب الایمان للبیہقی رقم الحدیث ۵۶۰۱)

منشیات کی اخلاقی تباہ کاریاں:

انسان کی شخصیت کی تعمیر اور اس کو بنانے سنوارنے نیز اس کی مقبولیت و ہردلعزیزی میں جس عنصر کا سب سے زیادہ نمایاں کردار ہے وہ اعلیٰ اخلاق ہے، اسلام کی روشن تعلیمات میں یہ پہلو بہت اہم ہے کہ اس نے اس صفت عالیہ کی تعمیری ارتقائی افادیت کے تمام گوشوں کو واضح کرکے دنیائے انسانیت کو اس کی حقیقت واہمیت سے روشناس کرایا تعلیماتِ اسلامی کے ذخائر کا مطالعہ کرنے کے بعد ایک غیر جانب دار اور خالی الذہن اس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اسلام نے انسانیت کو زیورِ اخلاق سے آراستہ کرنے کی جتنی ترغیب وتاکید کی ہے دوسرے مذاہب کی اس شعبہ میں تعلیمات اس کے

سامنے غبارِ راہ نظر آتی ہیں۔اخلاق حسنہ کے ذریعہ قوم میں حسنِ عمل اور بلند کردار کی خوشبو پھوٹتی ہے جسم وجاں میں بالیدگی فراہم کرنے والی خوشگوار ہوائیں چلتی ہیں، پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کی غرض وغایت ہی یہ بتائی ہے: انما بُعِثتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الاَخلاقِ ، کہ دنیا میں میری تشریف آوری کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ میں روئے زمین پر عمدہ اخلاق کی تکمیل کردوں۔ (کنزالعمال)

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اے ابوذر کیا میں تمہیں دو ایسی باتیں بتلاؤں جو ظاہر میں بہت ہلکی ہیں مگر اعمال کے ترازو میں بہت وزنی ہیں، حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ ضرور ارشاد فرمائیں، آپؐ نے فرمایا طویل خاموشی اور خوش خلقی قسم ہے، اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ان دوخصلتوں سے بہتر مخلوق کے لئے کوئی اور چیز نہیں ہے۔(مشکوۃ)

یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ اخلاق حسنہ کی خوبصورت وجاذب نظر عمارت کی مضبوط بنیادوں کو کمزور اور کھوکھلی کرنے والے اسباب وعوامل میں منشیات کا حد سے زیادہ دخل ہے، یہی وہ گھناؤنا فعل ہے جس کے باعث نشہ خور انسانیت کے دائرہ سے نکل کر حیوانیت کی پست سطح پر آجاتا ہے، بدچلنی، آوارگی، فحاشی اور بےحیائی جیسی شیطانی صفات اس کی شناخت کا ذریعہ بن جاتی ہیں، بزرگوں کی عزت وناموس، اکرام واحترام اور چھوٹوں پر شفقت ومحبت کی اخلاقی صفتیں اس کی نظروں میں بے معنیٰ ہوکر رہ جاتی ہیں عام حالات میں جن باتوں کو تنہائی کے عالم میں بھی اپنی زبان پر لانا گراں اور بارخاطر ہوتا ہے نشہ کی بدمستی میں اس سے کہیں زیادہ حیا سوز اور خباثت آمیز گفتگو برسرِ عام بے تکلف کرتا چلا جاتا ہے، مَے نوشی کی اس خبیث ترین حرکت ہی کی وجہ سے شائستہ محفلوں میں سلیقہ مندی کی شناخت رکھنے والے کافٹ پاتھوں اور گندے نالوں پر بےحس وحرکت حشرات الارض کی طرح پڑے رہنا اور راہگیروں کا تماشا بن جانا بھی مشاہد ہے، نشہ کی مدہوشی انسان سے وہ تمام شرمناک افعال کروالیتی ہے جو انسانی عزت وحرمت کے لئے سُم قاتل سے کم نہیں، ظلم

وزیادتی، سب وشتم، فحش گوئی وبد کلامی حتیٰ کی قتل وعصمت ریزی عالم نشہ میں کوئی غیر معمولی واقعہ وسانحہ نہیں سمجھا جاتا، غرض یہ کہ نشہ خور انسانیت کے تمام اقدار کو اپنے شیطانی عمل سے پامال کر دیتا ہے، حالتِ اعتدال میں جن بزرگوں سے آنکھ ملانے کی جرأت وہمت نہیں ہوتی ہے مدہوشی وبدمستی ان پر ہاتھ تک اٹھوا دیتی ہے۔

معاشرۂ نبوی میں تمام تر پاکیزگی واخلاقی بلندی کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خود اس قسم کا المناک واقعہ پیش آیا ہے، جن میں نشہ کی بدمستی نے ایک جلیل القدر صحابی کو سرورِ کائنات کی شان ارفع میں غیر اختیاری طور پر گستاخی کے جرم پر آمادہ کر دیا ،شراب نوشی کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ یہ ''بے حیائی وفحاشی کی جڑ اور تمام جرائم کا سر چشمہ اور معصیت کی بنیاد ہے'' حقیقت سے کتنا ہم آہنگ ہے اس کا اندازہ ذیل کے واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے روز مالِ غنیمت میں سے میرے حصہ میں ایک اونٹنی آئی تھی اور اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خُمس میں سے مجھے ایک اونٹنی عطا فرمائی، میں نے ارادہ کیا کہ حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خلوت کروں تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار آدمی سے اپنے ساتھ چلنے کا وعدہ لے لیا تاکہ ہم اذخر گھاس لاکر سناروں کے ہاتھ فروخت کر دیں اور پھر میں اس کی رقم سے اپنی شادی کا ولیمہ کروں پس میں اپنی اونٹنی کا سامان یعنی پالان تختے، بوریاں اور رسیاں جمع کرنے لگا اس وقت میری دونوں اونٹنیاں ایک انصاری کے گھر کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں سامان اکٹھا کرنے کے بعد اچانک میں نے یہ کربناک منظر دیکھا کہ اونٹنیوں کے کوہان کٹے ہوئے ہیں اور ان کی کوکھیں اور پہلو بھی کٹے ہوئے ہیں ان کے کلیجے نکلے ہوئے ہیں میں یہ حیران کن منظر دیکھ کر اپنے آنسوؤں پر ضبط نہ کر سکا میں نے پوچھا یہ سب کس کی کارستانی ہے؟ لوگوں نے کہا حضرت حمزہؓ ابن عبد المطلب نے اور حضرت حمزہ چند شرابیوں کے ساتھ اسی گھر میں موجود ہیں۔

حضرت حمزہؓ اوران کے ساتھیوں کی محفل میں ایک مُغَنِّیہ نے یہ شعر پڑھا تھا ''سنو اے حمزہؓ ان موٹی موٹی اونٹنیوں کو ذبح کرنے کے لئے اٹھو'' اس شعر نے نشہ کی کیفیت کو دو آتشہ کر دیا حضرت حمزہؓ تلوار لے کر اٹھے اور ان اونٹنیوں کے کوہانوں کو کاٹ ڈالا اوران کے پہلوؤں کو چیر کر ان کے کلیجے نکال لئے ، حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں حضرت زید بن حارثہ بھی موجود تھے حضرت علیؓ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے میرے چہرے کے آثار سے ناخوشگواری کے حالات معلوم کر لئے تھے، ارشاد ہوا علیؓ یہ کیا ہو گیا ہے؟ عرض کیا اللہ کے رسولؐ میں نے آج کے دن کی طرح اس سے پہلے کوئی دن نہیں دیکھا حمزہؓ نے میری اونٹنیوں کے کوہان اوران کے پہلو کاٹ ڈالے اور وہ اپنے دیگر شراب پینے والے ساتھیوں کے ساتھ اس گھر میں موجود ہیں، آپؐ نے چادر منگوائی اور پیدل نکل پڑے حضرت زید بن حارثہؓ کے ساتھ میں بھی آپؐ کے پیچھے چل پڑا، یہاں تک کہ آپؐ حضرت حمزہؓ کے پاس تشریف لائے گھر کے اندر داخل ہوئے تو دیکھا وہاں تمام لوگوں نے شراب نوش کر رکھی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہؓ کو اس فعل پر ملامت کرنا شروع کیا حضرت حمزہؓ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پھر آپؐ کے گھٹنوں کی طرف دیکھا پھر نگاہ اٹھا کر آپؐ کی ناف کی طرف دیکھا اور کہنے لگے'' تم تو میرے ماں باپ کے غلام ہو'' اس وقت آپؐ کو معلوم ہوا کہ حضرت حمزہؓ شراب کے نشہ میں ڈوبے ہوئے ہیں پھر آپ ﷺ الٹے پاؤں باہر تشریف لائے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ باہر نکل آئے۔ (صحیح مسلم کتاب الاشربہ)

معاشرے پر منشیات کے ہلاکت خیز اثرات:

انسانی تمدن کا نقطۂ آغاز یہ ہے کہ افراد کا آپس میں اجتماعی نظام ہو لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کسی مقام پر بود و باش اختیار کریں انسانوں کے اسی اجتماعی نظام کی بدولت محلے اور بستیاں وجود میں آتی ہیں جو بعد میں ترقی کر کے بڑی آبادیوں اور شہروں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں اجتماعی نظام کے اس مفید و وسیع طریقۂ کار کے بغیر زندگی کی گاڑی

کا ایک لمحہ کے لئے بھی چلنا دوبھر ہے کہ ضروریاتِ زندگی ہمہ وقت ایک دوسرے کے درمیان معاونت کی متقاضی ہیں، اسلام نے انسانی معاشرہ کا جو نقشہ پیش کیا ہے اس میں فرد کی اصلاح وتعمیر کو اساسی اہمیت حاصل ہے فرد ہی کی صحت مندی پر معاشرے کی اصلاح کا انحصار ہے وگرنہ اس کے بغیر سماج کا فتنہ وفساد کی آماجگاہ ہونا لازمی اور یقینی ہے اس لئے معاشرہ درحقیقت افراد ہی کے مجموعہ کا دوسرا نام ہے پس اگر معاشرے کی ہر اکائی علمی وفکری لحاظ سے مضبوط پوزیشن میں ہے اور اخلاقی لحاظ سے راہِ حیات کی ہر منزل کے اعلیٰ مقام پر فائز ہے تو یقیناً ان اکائیوں سے تشکیل پانے والا معاشرہ بجاطور پر امن واستحکام نمونہ ہوگا لیکن فکر وعمل کی صفات حسنہ سے مزین اسی معاشرے کا تلخ وتاریک پہلو یہ بھی ہے کہ فرد کی صورت میں قائم اس کی اکائیاں انسانیت سوز عملی ونظریاتی امراض کا شکار ہوکر امنِ عامہ کے تحفظ کے لئے چیلنج بن جاتی ہیں انجام کار پورے معاشرے کا نظام درہم برہم ہوجاتا ہے شب وروز پیش آنے والے واقعات اور اخباروں کی نمایاں سرخیوں کی زینت بننے والے جانکاہ واقعات وسانحات کی روشنی میں بلاتامل یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ خاندان وسماج کے امن وسکون کو تہ وبالا کرنے والی بےشمار برائیوں میں سب سے مہلک، تباہ کن اور نتائج کے اعتبار سے کئی نسلوں کی بربادی کا دوررس ذریعہ شراب نوشی اور دیگر منشیات کا استعمال ہے جس نے معاشرے کے بدکردار و بےراہ لوگوں کے علاوہ دانشمند اور مہذب طبقہ بھی کو اس طرح اپنے شکنجہ میں جکڑ رکھا ہے کہ اس کی وجہ سے پورا معاشرہ کرب واضطراب کی شدت سے کراہ رہا ہے۔

معاشرتی حوالے سے اسلام کا یہ تصور ہے کہ انسان اپنی ذات سے متعلق فرائض و حقوق کے ساتھ ساتھ دوسرے بہت سے ان افراد کا ذمہ دار ہے جن کے مختلف حیثیتوں کے لحاظ سے مختلف حقوق اس کی ذات سے وابستہ ہیں، وہ اگر باپ کی صورت میں ہے تو اولاد کی تعلیم وتربیت اور اس کے تمام اخراجات کا ذمہ دار، بیٹے کی شکل میں والدین کی خدمت ونگہداشت، شوہر کی صورت میں بیوی کی کفالت اور بھائی کی حیثیت میں ہے تو

چھوٹے بھائیوں ، بہنوں کی خبر گیری ان کی تعلیم اور ان کی شادیوں کے انتظامات کے فرائض اس کی زندگی کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں، مگر افسوس ناک صورت حال یہ ہے کہ نشہ آور اشیاء کے استعمال کی عادت کے باعث اس شخص کو نہ اپنے فرائض یاد رہتے ہیں نہ دوسروں کے حقوق کی پرواہ، وہ تمام گھریلو ذمہ داریوں سے نہ صرف یہ کہ وہ آزاد ہوجاتا ہے بلکہ اپنی شرمناک حرکتوں اور بدکرداریوں کی وجہ سے تمام اہل خانہ کے لئے اذیت کا سبب بن جاتا ہے، منشیات کے عادی مجرم کی فکر معاش سے لاپرواہی خاندان کو مفلوک الحالی اور تنگ دستی کے بے رحم حصار میں قید کردیتی ہے، مفلسی کے اس الم ناک دور میں جبکہ گھر کے دیگر افراد کی بھوک مٹانے کے لئے دو وقت کی روٹی میسر نہیں ہوتی، فاقہ کشی میں تمام راتیں آنکھوں میں کٹ جاتی ہیں، مگر مے نوش ہے کہ اپنی جھوٹی تسکین کے لئے پہلے اپنی پیاس بجھاتا ہے، بے حیائی، بدکلامی، شرانگیزی، گالی گلوج اور لڑائی جھگڑے اس کی زندگی کا شیوہ اور معمول بن جاتے ہیں، ازدواجی زندگی کے کتنے ہی مقدس رشتے نشہ کے اس جرم کی وجہ سے تار تار ہوجاتے ہیں جن کا طویل سلسلہ طلاق کی کثرت اور اس کے بعد سایۂ مادری سے محرومی کے باعث اولاد کی زندگیوں میں پیدا ہونے والی آوارگی، بے راہ روی اور اسلامی اقدار سے جہالت پر منتج ہوتا ہے، بالآخر پورا خاندان زیروزبر ہوکر عبرت کی تصویر بن جاتا ہے، کتنی ہی اسلام کی معصوم بیٹیاں اس مرض کے مجرموں کی ہوس رانیوں کا شکار ہوکر عصمت وعفت کے سرمایہ سے محروم ہوجاتی ہیں، نشہ خور کی انسانیت واخلاق سوز حرکتوں کی وجہ سے خاندانی نظام کی تباہی کے ساتھ ساتھ معاشرتی سطح پر تنازعات وافتراقات، نفرت وعداوت، چوری وڈاکہ زنی، قتل وغارت گری، درندگی وعصمت ریزی جیسی بے شمار برائیاں جنم لیتی ہیں اس لئے کہ جب منشیات کا دلدادہ نشہ کی پیاس بجھانے کے لئے رقم حاصل نہیں کرپاتا ہے تو چوری وراہ زنی اور گھریلو اثاثہ جات کو اونے پونے فروخت کرنے پر آمادہ ہوجاتا ہے اور اس شرمناک فعل کی راہ میں حائل ہونے والے افراد خواہ بہن بھائی، ماں باپ، بیوی بچے کیوں نہ ہوں انہیں قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا، بسا اوقات خاندان کے اجتماعی

استحکام کو نا گوار اور ناپسندیدہ سمجھ کر راہِ فرار اختیار کر کے بقیہ زندگی کوڑا کرکٹ، کچرے کے ڈھیر یا فٹ پاتھ پر گذار دیتا ہے۔

منشیات کے اخلاق سوز اثرات پر مغرب کی شہادت:

نشہ کے نقصانات اور اس کے ہلاکت خیز اثرات کے مشاہدے کے بعد مغربی تہذیب کی روشن فضاؤں میں سانس لینے والے، اخلاق وانسانیت کی مدھم سی رمق سے آشنا مفکرین ودانشور بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ معاشرے میں فتنہ وفساد، فحاشی وعریانیت، حیا سوز کردار، شرم ناک افعال اور سماج میں پھیلے ہوئے بے شمار جرائم کی بیشتر تر ذمہ دار مے نوشی اور جدید منشیات کا استعمال ہے، واضح رہے کہ انہیں چیزوں کی نشاندہی مذہب اسلام پندرہ سو سال قبل دنیا کے سامنے کر چکا ہے۔

جرمنی کے ایک ڈاکٹر کا قول ضرب المثل ہے کہ اگر دنیا کے آدھے شراب خانے بند کر دیئے جائیں تو میں اس بات کی ضمانت لیتا ہوں کہ آدھے شفا خانے اور آدھے جیل خانے بے ضرورت ہو کر بند ہو جائیں گے۔(معارف القرآن مفتی محمد شفیع عثمانی بحوالہ تفسیر المنار مفتی عبدہ جلد۲)

ایک فرانسیسی محقق ہنری نے اپنی کتاب ''خواطر وسوانح فی الاسلام'' میں لکھا ہے کہ بہت زیادہ مہلک ہتھیار جس سے اہل مشرق کی بیخ کنی کی گئی اور وہ دو دھاری تلوار جس سے مسلمانوں کو قتل کیا گیا یہی شراب تھی، ہم نے الجزائر کے لوگوں کے خلاف یہ ہتھیار آزمایا لیکن ان کی اسلامی شریعت ہمارے راستے میں رکاوٹ بن کر کھڑی ہوگئی اور وہ ہمارے اس ہتھیار سے متأثر نہیں ہوئے اور نتیجہ یہ نکلا کہ ان کی نسل بڑھتی ہی چلی گئی یہ لوگ اگر ہمارے اس تحفہ کو قبول کر لیتے جس طرح کہ ان کے ایک منافق قبیلہ نے قبول کیا ہے تو یہ بھی ہمارے سامنے ذلیل وخوار ہو جاتے، آج جن لوگوں کے گھروں میں ہماری شراب کے دور چل رہے ہیں وہ ہمارے سامنے اتنے ذلیل وحقیر ہو گئے ہیں کہ سَر نہیں اٹھا سکتے۔

ایک انگریز قانون داں بِنتام نے شراب ومنشیات سے متعلق اسلامی تصور کی ناقابل تردید صداقت اور لازوال حقانیت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے'' اسلامی

شریعت کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں شراب حرام ہے ہم نے دیکھا کہ جب افریقہ کہ لوگوں نے اسے استعمال کرنا شروع کیا تو ان کی نسلوں میں پاگل پن سرایت کرنے لگا اور یورپ کے جن لوگوں کو اس کا چسکہ لگ گیا ان کی عقلوں میں تغیر آنے لگا لہٰذا افریقہ کے لوگوں کے لئے بھی اس کی ممانعت ہونی چاہیے اور یورپین لوگوں کو بھی اس پر شدید سزائیں دینی چاہیئے۔(معارف القرآن جلد اول مفتی شفیع عثمانی)

نشہ خوری کے باعث فہم وشعور میں اضمحلال اور فتور پیدا ہوجانا اور ذہنی ودماغی قوت کا حالت اعتدال سے ہٹ کر غیر متوازن ہوجانا، دیوانگی و پاگل پن کی حیوانی سطح پر آکر بہکی بہکی احمقانہ باتیں کرنا اور پاگلوں کی حرکتیں کرنا منشیات کا لازمی اثر ہے جو نشہ کے خمار کے زوال کے بعد خفت وندامت اور شرمندگی کا سامان فراہم کرتی ہیں۔

محقق اسلامیات محمد انور بن اختر لکھتے ہیں:

حال ہی میں جاپانی پولیس نے شراب سے بدمست ہوکر بکواس اور نامعقول حرکات کرنے والوں کے ساتھ ایک نہایت ہی مضحکہ خیز سلوک کرنا شروع کردیا ہے، جب وہ اس حالت میں ہوتے ہیں تو متعلقہ پولیس افسر اُن کی تمام خرافات ٹیپ رکارڈ یعنی آواز محفوظ کرنے کے آلہ میں بند کرلیتے ہیں جب وہ ہوش میں آتے ہیں تب وہ ریکارڈ آن کرکے انہیں سناتے ہیں، وہ بے چارے ندامت اور شرمندگی سے سر جھکا لیتے ہیں اور اپنے عمل پر پانی پانی ہوجاتے ہیں۔(نوجوان تباہی کے دہانے پر ص ۲۰۱)

امریکی معاشرے میں انسدادِ شراب نوشی کا خانہ زاد قانون اور اس کی ناکامی:

اسلامی قانون کی لافانی ولامحدود فوائد سے خوف زدہ مغرب کے پالیسی ساز ذہنوں کی ہمیشہ یہ سعیٔ نامسعود رہی ہے کہ حرب وضرب کے علاوہ دیگر اخلاق سوز نظریات اور خدا بےزاری کے ذریعے پیروانِ اسلام کے مزاجوں اور ذہنوں میں موجود مذہب کی روح نکال دیں سو انہیں اس مقصد کے حصول میں سب سے زود اثر اور کارآمد چیز منشیات

نظر آئیں جس کا انہوں نے دنیا کے مختلف اسلامی خطوں میں تجربہ کیا تاہم اس راہ میں انہیں خاطر خواہ کامیابی اس لئے حاصل نہیں ہو پائی کہ منشیات کے سیلاب کے آگے اسلامی نظام کی مضبوط و مستحکم دیوار حائل تھی، لیکن چشم فلک نے بہت جلد یہ عبرتناک منظر دیکھا کہ مَے نوشی کے جس فعل و عمل کو قلب وجگر کی تسکین اور روح کی آزادی کا دلفریب نعرہ دے کر ممالک اسلامیہ میں مغرب نے رائج کرنے کی ناکام کوشش کی تھی اس کے لئے انہوں نے نت نئے وسائل کا استعمال اور اشتہار کی گرم بازاری سے کام لیا تھا، نشہ خوری اور مے کشی کے اسی کردار نے مغربی تہذیب کے اجتماعی نظام اور خاندانی اصول کو اس طرح درہم برہم کیا کہ مذہبی لحاظ سے شراب نوشی اس کی تہذیب میں فعل مستحسن کے مقام پر ہونے کے باوجود اہل دانش کی نگاہوں میں کھٹکنے لگی یہاں تک کہ بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے اس وحشیانہ فعل پر پابندی کے مطالبہ کی آوازیں اٹھنے لگیں بالآخر مے نوشی کی کثرت کی وجہ سے جرائم کی حیرت انگیز طور پر بڑھتی ہوئی تعداد کلیساؤں کی مذہبی فضاؤں سے معاشرے کے عام بازاروں تک رونما ہونے والی روزمرّہ کی واردات نے اس امر پر مجبور کیا کہ تہذیب وتمدن کیلئے معراج سمجھی جانے والی شراب کی خرید وفروخت اور اس کے استعمال پر پابندی لگائی جائے یہاں تک کہ بیسویں صدی کی تیسری دہائی میں سینٹ کی منظوری کے بعد امریکہ میں امتناع شراب کے قوانین نافذ کر دیئے گئے ، اس کے مضر اثرات سے باخبر کرنے کے لئے تمام وسائل وذرائع بروئے کار لائے گئے ،ایک اندازے کے مطابق شراب نوشی مخالف پروپیگنڈے پر ٦ ملین ڈالر صرف کئے گئے ،اس مہم کے لئے دس ارب کتابچے اور پمفلٹ چھاپے گئے ، چودہ سال کے اندر اس قانون کو روبہ عمل لانے میں کم از کم دوسو پچاس ملین پاؤنڈ خرچ کئے گئے ، تین سو افراد کو پھانسی کی سزا دی گئی ۔ ۳۲۳۳۵ ر افراد کو قید کیا گیا ١٦ ار ملین پاؤنڈ کے تاوان عائد کئے گئے ،۴۰۴ ملین پاؤنڈ کی املاک قرق (ضبط) کی گئیں اس کے باوجود امریکی عوام میں شراب نوشی کی لت بڑھتی گئی، مجبور ہو کر حکومت نے اس قانون کو ۱۹۳۳ء میں واپس لے لیا اور کلی طور پر شراب کو جائز قرار

دے دیا گیا۔ (صحابہؓ رسول اسلام کی نظر میں بحوالہ ندائے شاہی نومبر۲۰۱۴ء)

مشہور مفسرِ قرآن مفتی محمد شفیع عثمانی لکھتے ہیں:

امریکہ کے ماہرینِ صحت اور سماجی مصلحین نے جب شراب نوشی کی بے شمار اور انتہائی مہلک خرابیوں کو محسوس کر کے ملک میں شراب نوشی کو قانوناً ممنوع کرنا چاہا تو اس کے لئے اپنے نشر و اشاعت کے وہ نئے سے نئے ذرائع جو اس ترقی یافتہ سیاست کا بڑا کمال سمجھے جاتے ہیں سب ہی شراب نوشی کے خلاف ذہن ہموار کرنے پر لگا دیئے گئے سیکڑوں اخبارات اور رسائل اس کی خرابیوں پر مشتمل ملک میں لاکھوں کی تعداد میں شائع کئے گئے پھر امریکی دستور میں ترمیم کر کے امتناع شراب کا قانون نافذ کیا گیا، مگر ان سب کا اثر جو کچھ امریکہ میں آنکھوں نے دیکھا اور وہاں کے ارباب سیاست کی رپورٹوں سے دنیا کے سامنے آیا وہ یہ تھا کہ اس ترقی یافتہ اور تعلیم یافتہ قوم نے اس ممانعت قانون کے زمانے میں عام زمانوں کی بہ نسبت بہت زیادہ شراب استعمال کی یہاں تک کہ مجبور ہو کر حکومت کو اپنا قانون منسوخ کرنا پڑا۔ (معارف القرآن جلد اول)

امتناع مے کشی کے قانون کی ناکامی کا سبب:

انسداد شراب نوشی کی مہم میں حکومتی قانون کے نفاذ کے علاوہ اس کی برائیاں و خرابیاں بیان کرنے والے جدید آلات ووسائل کے باوجود مغرب کی حیرتناک ناکامی کی متعدد وجوہات میں سے اہم وجہ عالمِ آخرت میں پیش آنے والی سزا و جزا پر عدم اعتماد ہے اور اس سرمایے کے بغیر خانہ زاد اصول وضوابط اور خود ساختہ قانون کے سہارے جرائم کا سد باب ممکن ہی نہیں ہے کہ قانون کے دست و بازو کی رسائی بہرصورت محدود خطوں اور علاقوں تک ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ یورپی تمدن کے سائے میں زندگی بسر کرنے والے سائنس وٹیکنالوجی کے میدانوں میں بے پناہ ترقی اور وسائلِ زیست کی بے انتہا فراوانی کے باوجود اپنی زندگی میں سکون واطمینان کی دولت سے محروم ہیں، اسلامی معاشرے میں مَے نوشی کے انسداد پر حیرت انگیز کامیابی اور عیسائی اور دوسری قوموں میں اس شعبے میں ناکامی کے

درمیان یہی فرق ہے کہ وہاں قوانین حکومت کے ساتھ ساتھ رب السمٰوات والارض کی برتری وحاکمیت کا تصور ہے اور اس عارضی زندگی کے بعد لامحدود زندگی کا یقین ہے جو تاریکیوں اور تنہائیوں میں جہاں کسی مخلوق کی نگاہوں کی رسائی نہیں ہے جرم ومعصیت سے باز رکھنے کے لئے کافی ہے، اور اس کے برخلاف یہاں تمام سامانِ زیست کی جدید ترین سہولتوں کے باوجود مذکورہ نعمتِ عظمٰی سے یکسر تہی مائیگی اور محرومی ہے، علاوہ ازیں مَے نوشی بجائے خود اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کی نہ صرف ثقافت بلکہ عبادتوں کا حصہ ہے۔

شراب نوشی کی وجہ سے اقتصادی ومعاشی نقصانات:

منشیات کا عادی شخص جہاں اپنی صحت اور اپنی زندگی کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کرتا ہے وہیں وہ خاندان والوں کے لئے مصیبت اور عذاب بن جاتا ہے اس مریض کے علاج ومعالجہ میں گھر کی معاشی حالت فقر وتنگ دستی کے دروازے پر دستک دینے لگتی ہے، نشہ کی ادویات نہ ملنے کی وجہ سے جب تنگ دستی اور مفلوک الحالی ہوتی ہے تو مریض گھر کے قیمتی سامان کو کوڑیوں کے دام فروخت کر دیتا ہے حتی کہ عالی شان حویلیاں جائدادیں سب نشہ خوری کی نظر ہو جاتی ہیں، یہ امر ہر شخص پر ظاہر ہے کہ نشہ آور مشروبات کی بعض اقسام اس قدر گراں اور مہنگی ہوتی ہیں کہ اس کی ایک خوراک کی قیمت کئی افلاس زدہ خاندانوں کی مفلسی دور کرنے کے لئے کافی ہے، ہیروئن اور اس جیسی ادویۂ منشیات کی ایک کلو مقدار ایک کروڑ روپئے سے زاید کی قیمت کے عوض درآمد ہونا گرد وپیش کے حالات سے باخبر افراد پر متحقق اور مسلم ہے، نشہ خور اولاً تو حصول معاش کی فکر سے آزاد ہو جاتا ہے اور اگر کچھ دلچسپی رہتی ہے تو عام طور سے اس کی کمائی نائٹ کلبوں اور نفسانی ہوس کو غیر فطری طریقے سے پورے کرنے والی عیاشی اور جنسی محفلوں کی نذر ہو جاتی ہے، اور مزدور طبقہ کے کتنے ہی شراب ومنشیات کے رسیا معاشی جدوجہد کے بعد حاصل شدہ سرمایہ کے ساتھ سرِ شام بازارِ عصمت فروشی کے حیاباختہ میخانے میں داخل ہوتے ہیں اور ذہنی وجسمانی عیاشی اور ایمان و عصمت کی سوداگری کے بعد شب تاریک کے ڈھلتے شباب کے وقت جب واپس ہوتے

ہیں تو ان کی زندگی عفت و ایمان کے ساتھ معاشی اثاثے سے بھی تہی دست ہوتی ہے، منشیات کی عادتوں کی وجہ سے معاشی و اقتصادی بربادی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اعداد وشمار کی رپورٹ مرتب کرنے والوں کے مطابق ملک فرانس کے ایک شہر میں مے نوشی پر خرچ ہونے والی املاک کی مقدار اس قدر زیادہ ہے کہ اس سے ملک فرانس کے مجموعی اخراجات پورے کئے جاسکتے ہیں۔ (معارف القرآن جلد۲ مفتی شفیع عثمانی)

ملکی وسیاسی سطح پر منشیات کے اثرات:

انسان کے بارے میں اسلامی نقطۂ نظر یہ ہے کہ انسان کی جان رب کائنات کا عظیم عطیہ اور اس کی امانت ہے جس کی حفاظت انسان پر لازم وضروری ہے، محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی عظمت واہمیت کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ فَإِنَّ لِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقاً (صحیح بخاری) یقیناً تیری جان کا بھی تجھ پر حق ہے، اس فرمان رسولؐ کی روشنی میں یہ بات فرض کے درجہ میں آجاتی ہے کہ انسان ہر اس چیز سے پرہیز اور اجتناب کرے جو اس کے جسم وصحت کے لئے ضرر رساں ہو، یہی وجہ ہے کہ اسلام میں خودکشی نا قابلِ معافی جرم اور حرام ہے، شراب نوشی اور اس درجہ کی تمام ادویۂ منشیات، افیون، کوکین، بیڑ، ٹیبلٹ ایمان وعمل کی بنیادوں کو کمزور کرنے کے ساتھ ساتھ صحت وتندرستی کے حوالے سے بے روح، ناکارہ اور تمام اعضائے جسمانی کو مفلوج اور بے جان بنادیتی ہے، نشہ خور اس تباہ کن اور مہلک عادت کی وجہ سے جیتے جی زندہ لاش کی صورت میں تبدیل ہوجاتا ہے نہ اس کے جینے سے کسی کو فائدہ نہ اس کے مرنے سے کسی کو افسوس وملال، اس کی قابل رحم زندگی گھر خاندان، دوست احباب اور اہل بستی کے لئے وبالِ جان اور بوجھ بن جاتی ہے۔

منفعت شراب کی حقیقت دراصل صحرا کا سراب ہے:

منشیات کے سلسلے میں بعض وہ روشن خیال لوگ جو اس کے تئیں نرم گوشہ رکھتے ہیں

یہ خیال کہ یہ جسم میں توانائی اور قوت بخشتی ہے اور اس کے ذریعہ جسم میں فرحت و چستی حاصل ہوتی ہے اس پیاسے کے مانند ہے جو صحرا میں چمکتے ہوئے پُرفریب ریت کے ذروں کو پانی سمجھ کر اس کی طرف بے ساختہ دوڑنے لگتا ہے، اہل تجربہ اور ڈاکٹروں کی تحقیق ہے کہ نشہ کی عادت خود قوت عاقلہ کو بھی ضعیف کر دیتی ہے جس کا اثر ہوش میں آنے کے بعد بھی رہتا ہے بعض اوقات جنون تک اس کی نوبت پہنچ جاتی ہے، اطبّاء اور ڈاکٹروں کا اتفاق ہے کہ شراب نہ جزو بدن بنتی ہے اور نہ اس سے خون بنتا ہے جس کی وجہ سے بدن میں طاقت آئے بلکہ اس کا فعل صرف یہ ہوتا ہے کہ خون میں ہیجان پیدا کر دیتی ہے جس سے وقتی طور پر قوت کی زیادتی محسوس ہونے لگتی ہے اور یہی خون کا دفعتاً ہیجان بعض اوقات اچانک موت کا سبب بھی بن جاتا ہے جس کو ڈاکٹر ہارٹ فیل سے تعبیر کرتے ہیں۔

(معارف القرآن جلد۲ مفتی شفیع عثمانی)

یورپ میں انگور کا زیادہ تر مصرف شراب بنانا رہا ہے اس شراب کو کشید کر کے برانڈی بنتی ہے، برانڈی کے بارے میں یقین کیا جاتا ہے کہ یہ سردی زکام، کھانسی اور نمونیہ کا بہترین علاج ہے طبِّ جدید میں برانڈی، SPRIT VINAM GALI کے نام سے استعمال ہوتی رہتی ہے، اب تازہ تحقیقات یہ ہیں کہ برانڈی پینے کی وجہ سے پھیپھڑوں کا دفاعی نظام مفلوج ہو جاتا ہے، شراب کا ایک گلاس بھی گردوں میں ورم پیدا کر سکتا ہے اس کا ہر گھونٹ دماغ کے خلیوں کو ضائع کرتا ہے اور یہ خلیے دوبارہ پیدا نہیں ہوتے اس لئے شراب کا ہر گھونٹ دماغی صلاحیت اور یادداشت کو مستقل طور پر خراب کرتا ہے، شراب جگر اور معدے کے لئے زہر ہے ان نقصانات کی موجودگی میں یہ کسی بیمار جسم کے لئے کسی فائدے کی باعث نہیں ہو سکتی۔ (طبِّ نبوی اور جدید سائنس جلد۲ ڈاکٹر خالد محمود غزنوی)

نوجوانوں میں منشیات کے بڑھتے ہوئے رجحانات اور اس کے عوامل:

نئی نسلوں میں ادویۂ منشیات کی طرف رغبت اور میلان کی بڑی وجہ ماحول اور

صحبت کی کج ادائی ہے دوسری نشہ آور دوائیں بہ نسبت مروجہ شراب کے زود اثر اور زیادہ حدت پیدا کرتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ ایک بار اس عمل کا تجربہ کرنے کے بعد ہمیشہ کے لئے آدمی اس کا اسیر ہوجاتا ہے پھر اس کا چھوڑنا اس کے لئے انتہائی دشوار ہوجاتا ہے، پھر جیسے جیسے عادت پرانی ہوتی ہے نشہ خوری میں اضافہ بھی ہوتا رہتا ہے ماضی کی مقدار سے اس کی تشفی وتسلی نہیں ہوتی ہے، ادویۂ منشیات کے استعمال میں نوجوانوں کے رجحانات میں تیزی سے اضافہ کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ نشہ آور چیزوں کی بہت سی قسمیں ایسی بھی ہیں جو قیمتاً ارزاں اور سستی ہیں جس کی وجہ سے اس کا حصول انتہائی آسان ہے، نیز شراب نوشی کی طرح انہیں استعمال کرنے کے لئے کسی خفیہ مقام کی ضرورت نہیں ہوتی ہے بلکہ عام تمبا کو اور گٹکے کی طرح برسر عام منھ میں رکھ لی جاتی ہیں یا نگل لی جاتی ہیں یا اسے سونگھ کر اس مرض کا عادی اپنی پیاس بجھا لیتا ہے، والدین کی طرف سے تربیت ونگہداشت کا فقدان بھی ان کے منشیات کی طرف میلانات کا سبب ہے، اگر بنظرِ غائر دیکھا جائے تو مذکورہ عوامل میں سب سے زیادہ مؤثر سبب مؤخر الذکر ہی ہے، ابتداء میں والدین کو اس کی پرواہ نہیں ہوتی ہے کہ اولاد اپنا وقت کہاں اور کن لوگوں کے ساتھ گذارتی ہے، رات میں تاخیر سے گھر آنے کی کیا وجہ ہے؟ لیکن جب ان کے شب وروز کے اکثر اوقات نشہ کی حالت میں گذرنے لگتے ہیں اس وقت والدین کو ہوش آتا ہے مگر اس وقت بہت دیر ہوچکی ہوتی ہے۔

مذکورۃ الصدر اسباب وعوامل کی کارفرمائی کا یہ افسوس ناک نتیجہ ہے کہ علوم وفنون اور تہذیب وشائستگی سے بے بہرہ جھگیوں اور جھونپڑیوں میں رہنے والے جرائم پیشہ افراد کے علاوہ اسکول، کالج، کلب اور جم سے وابستہ طلباء کی بڑی تعداد اس مہلک مرض میں مبتلا ہے جو عام سماج کے لئے عموماً اور مسلم معاشرے کے لئے خصوصاً تشویشناک امر اور سنگین المیہ ہے۔

عادی نشہ خوری کی علامات:

مختلف اشخاص میں مختلف علامات پائی جاتی ہیں شعور و ہوش میں مستقل کمزوری اور نقص وخلل کے باعث ان کا بیان قابلِ اعتماد نہیں ہوتا، عقل و ذہن، نیک و بد کی تمیز سے

قاصر ہوجاتے ہیں، ان کی بھوک زائل ہوجاتی ہے، چہرہ خشک اور بے رونق رہتا ہے، سستی، کاہلی، جلد زرد اور خشک رہتی ہے، جسم کمزوری اور رعشہ کا شکار ہوجاتا ہے، چہرے کی شکل و ہیئت بگڑ جاتی ہے، مجموعی حیثیت سے تمام قویٰ پر یہ اثر ہوتا ہے جو ایک جرمنی ڈاکٹر نے بیان کیا ہے، جو شخص شراب کا عادی ہو چالیس سال کی عمر میں اس کے بدن کی ساخت ایسی ہوجاتی ہے جیسے ساٹھ سالہ بوڑھے شخص کی۔ (معارف القرآن جلد اول ۵۲۷)

اعصابی نظام پر منشیات کے اثرات:

مروجہ منشیات کے نتیجے میں مریض نفسیاتی امراض کا شکار ہوکر احساس کمتری میں مبتلا ہوجاتا ہے، طبیعت کے ناموافق حالات سے نبرد آزمائی کی ہمت اور حوصلہ اپنے اندر نہیں پاتا، خوف ودہشت کے تاریک سائے اس کے اعصابی نظام پر اس طرح مسلط ہوجاتے ہیں کہ ہنگامۂ زندگی اس کی نظر میں ناقابلِ برداشت بوجھ معلوم ہونے لگتے ہیں، احساس جرم معاشرے میں سر اٹھا کر چلنے کی اجازت نہیں دیتا ہے، استقلال وخود اعتمادی اور ذہنی توانائی سے اس کی ذات محروم ہوجاتی ہے بالآخر غیر یقینی اور عدم اعتماد ویقین کی کربناک فضا میں بے حیثیت مخلوقات کی طرح موت کی لامحدود وسعتوں میں گم ہوجاتا ہے۔

منشیات ومسکرات کے باعث دماغی امراض:

نشہ آور ادویات کے سبب سب سے زیادہ مضر اثر دماغ پر ظاہر ہوتا ہے، پہلے پہل وہ دماغی امراض میں مبتلا ہوتا ہے دماغ کی کارکردگی سست پڑنے کی وجہ سے پورے جسم کا نظام ناکارہ اور سست پڑ جاتا ہے، نشہ باز کو جن دماغی بیماریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان میں نسیان مرگی، سر کا چکرانا، نیند کی کمی، پاگل پن، فہم وتدبر میں کمی، قوت ارادی اور قوت فیصلہ میں کمزوری خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ (روزنامہ انقلاب بمبئی ۵ ستمبر جمعہ میگزین ۲۰۱۴)

نظام معدہ کا فساد:

منشیات کی وجہ سے معدے میں خطرناک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں یہ اس لئے ہوتا ہے کہ یہ خون میں موجود لائپیڈ جو ایک خاص قسم کی چربی ہوتی ہے اس کے استعمال سے

تحلیل ہوجاتی ہے یعنی لائپیڈ ایک طرح سے حفاظتی تہہ مہیا کرتا ہے جس پر تیزابیت کا نقصان دہ اثر نہیں ہوتا ہے اور اسی تہہ کی وجہ سے معدہ خود اپنے آپ کو ہضم نہیں کرسکتا....اس خیال کو تقویت ہوتی جارہی ہے کہ معدہ کے سرطان (کینسر) میں بھی شراب کی کارستانی ہوتی ہے اس کے نتیجے میں بدہضمی، معدہ کی سوزش، بھوک میں کمی، خونی قے، قبض اور پیچش کی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔(نوجوان تباہی کے دہانے پر ۱۹۸)

امراض جگر اور منشیات:

انسانی جگر وہ حساس لیبارٹری ہے جو شراب کے ہر چھوٹے سے چھوٹے سانحے کو زہر کی طرح محسوس کرتا ہے، جگر پر شراب کا اثر دو طرح سے ہوتا ہے۔(۱) شراب خوری کی صورت میں جگر کے خلئے الکحل ختم ہونے کی ذمہ داری میں پوری طرح مصروف ہوتے ہیں اس طرح وہ اپنے دوسرے کاموں کو نظر انداز کردیتے ہیں۔(۲) جگر کے کیمیاوی عمل جو ایک سے بڑھ ایک حساس ہوتے ہیں شراب کے بلا روک ٹوک اثر کے تحت درہم برہم ہوجاتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جگر کو ایک ہی عمل بار بار دہرانا پڑتا ہے اور اس طرح بے پناہ مسلسل اور بلاضرورت محنت ومشقت سے جگر کی کمزوری واقع ہوتی ہے، یہ اثرات جگر کے لئے خطرناک نتائج پیدا کرتے ہیں ان اثرات میں زیادہ مشہور جگر کا سکڑنا ہوتا ہے جو اس کا زندہ ثبوت ہوتا ہے کہ جگر کی بربادی مکمل طور پر ہوچکی ہے، مزید براں جگر کی وجۂ استطاعت جس کی وجہ سے جسمانی تحفظ کے اعضاء جیسے مختلف قسم کے گلوبین بنتے ہیں شرابیو ں میں خطرناک حد تک کم ہوجاتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں بیماریوں کے خلاف مدافعت کم سے کم ہوجاتی ہے، شراب بعض اوقات جگر کے فعل کے اچانک رُک جانے کا سبب بھی بنتی ہے اس صورت میں ایک شرابی بے ہوشی کے عالم میں ہی مرجاتا ہے اسے جگر کا دیوالیہ پن کہتے ہیں، جگر کے سلسلے میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی جس میں اس پر شراب کے نقصاندہ اثرات کا ثبوت نہ ملتا ہو۔(نوجوان تباہی کے دہانے پر ص۱۹۹)

گردوں پر منشیات کا اثر:

انسانی گردے جو خون کی گردش اس کی صفائی وصحتمندی کے نظام میں اہم مقام رکھتے ہیں منشیات کی وجہ سے خطرناک حد تک متأثر ہوجاتے ہیں اس لئے کہ گردے انتہائی حساس کیمیائی جوہر کے ملاپ VALENCE کے مقام پر چھلنی کا کام دیتے ہیں، نشہ خوری کے باعث ان کا یہ عمل تہ وبالا ہوکر رہ جاتا ہے، یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ وہ شرابیں جن میں الکحل کی مقدار کم ہوتی ہے گردوں کے لئے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہیں چنانچہ زیادہ مقدار میں بیَر پینے والوں کے گردے اکثر خراب رہتے ہیں۔ (حوالۂ بالا)

گردے کے عمل میں سستی وضعف کی وجہ سے جسم کا خون فِلٹر نہیں ہو پاتا ہے اس کے خون کو چھاننے والے مسامات بند ہوجاتے ہیں، پیشاب کا نظام بگڑ جاتا ہے کبھی پیشاب کی راہ سے خون جاری ہونے لگتا ہے بسا اوقات پیشاب بند بھی ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے مریض بے چینی واضطرابی کیفیت میں رہتا ہے۔

حلقوم کی رگوں اور پھیپھڑوں کے امراض:

شراب اور دیگر منشیات کی دوائیں جسم کے دوسرے حصہ کے علاوہ سانس کے نظام کو درست رکھنے والے پھیپھڑوں اور رگوں پر بھی خطرناک حد تک نظرانداز ہوتی ہیں، یہ ادویات پھیپھڑوں کو زخمی کردیتی ہیں جس کی وجہ سے سانس لینے میں انتہائی دشواری ہوتی ہے، نشہ خور تپِ دق اور دَمَہ کا شکار ہوجاتا ہے، شراب سے شرائین یعنی وہ رگیں جن کے ذریعہ سارے بدن میں روح پہونچتی ہے سخت ہوجاتی ہیں جن سے بڑھاپا جلدی آجاتا ہے شراب کا اثر انسان کے حلقوم اور تنفس پر بھی خراب ہوتا ہے جس کی وجہ سے آواز بھاری ہوجاتی ہے اور کھانسی دائمی ہوجاتی ہے، وہی آخر کار سِل تک نوبت پہونچادیتی ہے۔

(معارف القرآن جلد اول مفتی شفیع عثمانی)

نسلی تباہ کاریاں:

انسان کا اعصابی نظام یعنی قلب وجگر کی درستگی وصحت مندی ہی جسم انسانی کو دوسری توانائیوں کے ساتھ جنسی استعداد کو طاقت وقوت فراہم کرتی ہے جس کی بنیاد پر فرحت ونشاط کے علاوہ توالد وتناسل کا سلسلہ قائم ہوتا ہے، نشہ خوری کے باعث بدن کے مرکزی اعضاء قلب وجگر چونکہ کمزور اور ناقص ہوجاتے ہیں اس لئے اس سمت میں وہ کما حقہٗ مدافعتی عمل سے قاصر رہتے ہیں جس کی وجہ سے جنسی توانائیاں جسم سے بہت جلد رخصت ہوجاتی ہیں یا بہت حد تک کمزور ہوجاتی ہیں اس کا نتیجہ اولاد کی کمزوری یا ان کی ہیئت وساخت کا نقص ان کی ذہانت میں کمی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے بسا اوقات نشہ خوری کا یہ شرمناک فعل نسلِ انسانی کے انقطاع کا باعث بن جاتا ہے، بہت سے مطالعات اور سروے کے بعد یہ حقیقت ظاہر ہوتی جارہی ہے کہ ذہنی طور پر غبی وکند ذہن بچوں کے والدین اکثر وبیشتر شدید قسم کی مے کشی میں مبتلا تھے۔

منشیات کی ایک خطرناک قسم، ایم، ڈی:

حال ہی میں ایک خطرناک اور ہلاکت خیز نشہ آور سفوف جس کی طرف انتہائی تیز رفتاری سے نوجوان نسل کا رجحان بڑھا ہے، ایم، ڈی، یعنی میتھی، لین، ڈائی آکسی، ہے اس زہر ہلاہل کی تباہ کاری کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسے استعمال کرتے ہی چند ساعتوں میں ہی پورے جسم کے اعضاء شدید طور پر متأثر ہوجاتے ہیں جسم کے تمام یا اکثر اندرونی اعضاء نازک پگھل جاتے ہیں حتیٰ کہ ہڈیاں بھی اس کے خطرناک اثر سے محفوظ نہیں رہ پاتی ہیں، تشویشناک امر یہ ہے کہ اس جرم کا عادی صرف چھ مہینے کی مدت میں موت کے منھ میں چلا جاتا ہے ستم یہ ہے کہ اس کا استعمال خاص طور سے مسلم علاقوں میں زیادہ عام ہے، اخباری اطلاع کے بموجب مذکورہ سفوف کے اجزاء ہوائی جہاز میں استعمال ہونے والے کیمیکل سے بنے ہوئے شیشوں کے باریک برادہ اور سفوف ہوتے ہیں جس میں مزید کیمیکل کی آمیزش کر کے نسلِ مسلم کی تباہی کے لئے منصوبہ بند سازش کے تحت مسلم

نو جوانوں تک پہونچایا جارہا ہے، بتایا جاتا ہے کہ سب سے پہلے جنوبی افریقہ سے ایک عورت اسے لے کر آئی اور وَرلی جھونپڑ پٹی میں رہنے والی ایک عورت کو دیا اس نے چند لڑکوں کی مدد سے مسلم نو جوانوں تک پہنچایا، جب نو جوان مریضوں نے اس کا استعمال کیا تو انہیں اچھا سرور محسوس ہوا اس کے بعد ایم ، ڈی کی ڈیمانڈ بڑھنے لگی ....مگر جب ساؤتھ افریقہ سے نیگرو لوگ اسے بڑی تعداد میں لائے تو ممبئی پولیس سے ڈرکر ان لوگوں نے راستہ بدل دیا اور نئی ممبئی کو اپنا اڈہ بنالیا اور وہاں سے ممبئی بھیجا جانے لگا اور علاقائی سطح پر نو جوانوں کو فروخت کرنے پر مامور کیا گیا، چونکہ یہ گرد کی طرح نہیں ہے اس لئے اسے عام نو جوان بھی پی رہا ہے اور اس کا دل اسی میں لگا رہتا ہے اور جس نے ایک خوراک لے لیا وہ اسی کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ (اردو ٹائمز ۸ر دسمبر ۲۰۱۴ء تحریر فاروق انصاری)

ایم ڈی کے ہلاکت خیز اثرات:

عام طور سے اس نشہ آور پاؤڈر کو ناک کے ذریعہ مریض کھینچ کر اپنی پیاس بجھاتا ہے، بسا اوقات براہ راست اس کی حسبِ طبیعت مقدار منھ میں رکھ کر نگل جاتا ہے یہ پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو کاٹنا شروع کر دیتا ہے کئی دلدوز واقعات سامنے آئے کہ ایم ڈی استعمال کرنے والے کے پیشاب سے کٹی ہوئی آنتوں کے باریک باریک ٹکڑے نکلے ہیں، اسی طرح ایم ڈی پہلے دماغ کو ماؤف کرتا ہے اور اس کے بعد کچھ ہی عرصہ میں پگھلا دیتا ہے،ایک معاملہ منظر عام پر ایسا آیا کہ ایم ڈی استعمال کرنے والا ایک نو جوان سردی زکام کا شکار ہوا ناک سے پانی گرنے لگا اس دوران شدید قسم کی چھینک آئی جس کی وجہ سے دماغ کا مغز اچھی خاصی مقدار میں ناک کے راستے باہر آ گیا اور وہ منشیات کا مریض فوراً موت کے آغوش میں چلا گیا، اسی طرح ایم ، ڈی سے غذا کی نالیاں بھی خطرناک حد تک متأثر ہو جاتی ہیں، اس کے ذرات خون میں ملنے سے خون میں موجود ہیموگلوبین ختم ہو جاتا ہے اور پھر چند دنوں کے بعد ہی وہ نو جوان عبرت ناک موت سے دو چار ہو جاتا ہے۔

(خلاصہ از مضمون آصف انصاری، روز نامہ اردو ٹائمز ۲۴ ۲۰۱۴ء نومبر، بروز اتوار)

خاتمہ

ایک صالح معاشرے کی تشکیل اوراس میں موجود اخلاقی ومعاشرتی برائیوں میں مے کشی کے خاتمہ کے بعد اخلاقیات کی آبیاری میں اسلام کے امتیازی کردار پراس وقت تک جو خامہ فرسائی کی گئی ہے وہ عقلی ونظری طور پراس قدر کافی وشافی ہے کہ اس کے لئے اب مزید کسی ثبوت کی ضرورت نہیں۔

اس کرۂ ارض پر بے شمار معلم وہادی اور پیغمبر تشریف لائے مگر تاریخ انسانی کی یہ اٹل اور نا قابلِ تردید حقیقت ہے کہ ظلم وجرم، بدکاری وبے حیائی، نفرت وعداوت، مے کشی وعصمت ریزی اور قتل وغارت گری میں مکمل طور پر ڈوبے ہوئے معاشرے کو پاکیزہ معاشرے میں تبدیل کرنے میں جو کامیابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ میں آئی، کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی، انسانی زندگی کے تمام اخلاقی، روحانی وسماجی پہلوؤں پر محیط آپ ؐ کی جامع تعلیمات اور بے مثال تربیت کی بنیاد پر مستحکم، مامون، صحت منداور عدل وانصاف سے مزین معاشرے کا وجود ایک ایسی حقیقت ہے، اور تاریخ کی ایک ایسی تابندہ مثال ہے کہ جس کی کوئی نظیر اس سے پہلے اور اس کے بعد چشم عالم نے نہیں دیکھا یہاں تک کہ اس کے مقابلے میں زمانۂ حال کی سینکڑوں سال کی ذہنی وفکری کاوشوں کے نتیجے میں مرتب ہونے والی قراردادیں اور قانون بالکل گردِ پا دکھائی دیتے ہیں۔

صداقت کے معیار پر غور وفکر کے بعد یہ بات عیاں ہوجاتی ہے کہ محض چند سالوں میں صحرائے عرب میں اتنا زبردست انقلاب اور ایسی حیرت انگیز معاشرتی تبدیلی رونما ہوئی کہ علم وفن اور تمدن وثقافت سے عاری سماج زندگی کے تمام شعبوں میں درجۂ امامت پر فائز ہوگیا اس کا بنیادی سبب درحقیقت کسی عظیم ہستی کا تصور اور اس میں غیر معمولی طاقت وقوت کا یقین تھا، کہ روحانی ترقی اور تزکیۂ نفس کے لئے توحید سے بڑھ کر کوئی وسیلہ تصور میں نہیں آسکتا اگر کوئی شخص کائنات کے خالق ومالک کو تسلیم کرلے اور خیر وشر میں اس کے علاوہ کسی بھی قدرت پر یقین نہ کرے، حشر وحساب کو مان لے تو پھر اس کی زندگی میں جرائم کا سرزد

ہونا اگر محال نہیں تو دشوار ضرور ہے، اس لئے کہ حلال وحرام اور نیکی وبدی کا تصور خالقِ کائنات کے تصور وایمان کے بغیر ممکن نہیں ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیرِ نگرانی معاشرے کی تشکیلی عناصر میں ہر مقام پر اسی قوتِ ایمان ویقین کی کارفرمائی تھی کہ جامِ توحید کی سرمستیوں کے بعد پھر کسی دوسرے جامِ مَے کی خود ضرورت باقی نہیں رہتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلام کی تمام تعلیمات توحید کے گرد گردش کرتی رہتی ہیں کہ اس تصورِ توحید کے بغیر کسی معاشرے کی اخلاقی وروحانی تعمیر، امن وامان کا قیام اور برائیوں اور جرائم کا سدباب محض خام خیالی ہے، موجودہ خدابے زار حیوانی تہذیب کی اس سلسلے میں ناکامی اس کا واضح ثبوت ہے، اس دعوے کی صداقت کی تائید خود مغربی مفکرین کی تحریروں سے آشکارا ہے، انگریز مورخ موسیو کاسٹن کا رکہتا ہے کہ: زمین سے اگر حکومتِ قرآنی جاتی رہے تو دنیا کا امن وامان کبھی قائم نہ رہ سکے گا۔ (اعترافِ حق ص ۲۵ ندائے شاہی نومبر ۲۰۱۴ء)

نپولین بونا پارٹ نے لکھا ہے:

میری خواہش ہے کہ دنیا پر قرآن پاک کے اصول وآئین کے مطابق حکومت کی جائے کیونکہ صرف اسی میں بنی نوعِ انسان کی حقیقی فلاح اور بہبود مضمر ہے۔

(ماہنامہ دین ودنیا بحوالہ مذکور نومبر ۲۰۱۴ء)

صاحب طرز ادیب ومفسر عبدالماجد دریابادیؒ نے امتناع خمر ومسکرات کے سلسلے میں اسلام کے کارناموں کا ذکر کس خوبصورتی سے کیا ہے:

یہ فخر تاریخ میں اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے اپنے ایک اشارے سے اپنے حدودِ مملکت سے کہنا چاہیئے کہ ان تمام خبائث بشمول شراب نوشی کا خاتمہ کردیا اور اشخاص و افراد کی کارستانوں سے قطع نظر امت کی نظر میں بحیثیت مجموعی لفظ شرابی وجواری دونوں کو انتہائی تحقیر وذلت کا لقب ٹھہرایا، یہ اسلام ہی کا اعجاز ہے کہ اس نے اپنے پیروؤں کو جہاں تک ان کی اخلاقی نجاستوں کا تعلق ہے پاکیزگی اور ستھرائی کے اس بلند مقام پر پہنچادیا، جہا ں تک باوجود علم وفضل، فہم ودانش کے بلند بانگ دعوؤں کے آج تک نہ کوئی ٹمپرنس ایسوسی ایشن (اعتدال واحتیاط کی تبلیغ کرنے والی انجمن) پہونچا سکی ہے نہ کوئی قانونِ امتناع

جاری کرنے والی حکومت۔

سرولیم میورا پنے نہیں بیگانے ہیں، معتقد نہیں منتقد ہیں باوجوداس کے لکھتے ہیں:

اسلام فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ ترکِ میکشی کرانے میں جیسا وہ کامیاب ہوا ہے کوئی اور مذہب نہیں ہوا ہے۔ (لائف آف محمد ص ۵۲۱)

انیسوی صدی کے ربع آخر میں لندن میں چرچ کانگریس کے ایک اجلاس کے موقع پر ایک ممتاز پادری اسحاق ٹیلر نے کہا تھا: دنیا میں انسدادِ مے نوشی کی سب سے بڑی انجمن خود اسلام ہے برخلاف اس کے ہماری یورپین تجارت کے قدم جہاں جہاں پہنچتے جاتے ہیں مے نوشی و بدکاری اور لوگوں کی اخلاقی پستی بڑھتی جاتی ہے۔

(تفسیر ماجدی جلد اول زیر آیت يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمرِ)

عصر حاضر کے تناظر میں چشمہ کی طرح ابلتی ہوئی مے نوشی کی برائیوں اور وحشیانہ جرائم کے نتیجے میں سیلاب کی طرح پھیلنے والے مسلسل فتنہ وفساد سے معاشرے کو پاک کرنے کے لئے اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کہ امتِ مسلمہ خصوصاً اور اقوامِ عالم عموماً اسی نظامِ اسلام اور دستورِ شریعتِ اسلامی کی طرف اپنی حیات کا رخ کرے کہ اسلام کی جس عالمگیر تعلیم نے صحرائے عرب کی تاریکیوں میں صالح و پاکیزہ معاشرے کو وجود بخشا تھا وہی آفاقی روشنی آج بھی بگڑے ہوئے اور مضطرب سماج کو تمام جرائم سے پاک کر کے سکون و اطمینان کی نعمت عطا کرنے پر قادر ہے۔

حقیر جان کے جس کو بجھا دیا تم نے
وہی چراغ جلاؤ تو روشنی ہوگی

شرف الدین عظیم قاسمی الاعظمی
امام وخطیب مسجد انوار شیواجی نگر گوونڈی ممبئی
۲رجنوری ۲۰۱۵ء یوم الجمعہ